بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

ماہنامہ

مشکوٰۃ

قادیان

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان

جلد 36 نبوت، فتح 1396ہش نومبر، دسمبر 2017ء شمارہ 12-11

نگران: کے طارق احمد صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ایڈیٹر:	نیاز احمد نائک
نائبین:	تبریز احمد سلیجہ، محمد کاشف خالد
مینیجر:	طاہر احمد بیگ
مجلس ادارت:	سید عبدالہادی، آر محمود عبداللہ، اطہر احمد شمیم، ریحان احمد شیخ، اعجاز احمد میر
کمپوزنگ:	ریحان احمد شیخ
ٹائٹل پیج:	آر محمود عبداللہ
دفتری امور:	عبدالرب فاروقی۔ مجاہد احمد سولیجہ انسپکٹر
مقام اشاعت:	دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ای میل ایڈریس
mishkat_qadian@yahoo.com

انٹرنیٹ ایڈیشن
http://www.alislam.org/mishkat

سالانہ بدلِ اشتراک
اندرون ملک: ۲۲۰ روپے بیرون ملک: ۱۵۰ امریکن $ یا متبادل کرنسی
قیمت فی پرچہ: ۲۰ روپے

احمدیہ مسلم جماعت کے متعلق جانکاری کے لئے
درج ذیل Toll Free No پر رابطہ کریں:
180030102131

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے رسالہ کا اتفاق ضروری نہیں ہے

Printed and Published by Mohammad Nooruddin M.A, B.Lib and owned by Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat Qadian and Printed at Fazl e Umar Printing Press, Harchowal Road, Qadian Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India, and Published at Office Majlis Khuddamul Ahmadiyya Bharat, P.o Qadian, Distt. Gurdaspur 143516 Punjab India. Editor Ataul Mujeeb Lone

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی"

(حضرت مصلح موعودؓ بانیٔ تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ)

ضیاپاشیاں

مضامین	صفحہ
آیات القُرآن	3
انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم	3
کلام الامام المہدی علیہ السلام	4
امام وقت کی آواز	4
خلاصہ خطبہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ارشاد فرمودہ مؤرخہ 22ر ستمبر 2017ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن	5
خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ یوکے 2017ء	11
پیغام محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت	21
ایٹمی تابکاری سے بچنے کیلئے ہومیوپیتھی نسخہ	23
پردہ انسانی فطرت	25
ملکی رپورٹیں	33
Campaign me too# پر ایک نظر	35
جلسہ سالانہ اور ہماری ذمہ داریاں	37
مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت/ اطفال کے صفحات	39

آیات القرآن

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ. وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (الجمعة 4,3)

وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔ وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقینا کھلی کھلی گمراہی میں تھے۔ اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔ وہ کامل غلبہ والا (اور) صاحب حکمت ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ. (ال عمران 82)

اور جب اللہ نے نبیوں کا میثاق لیا کہ جبکہ میں تمہیں کتاب اور حکمت دے چکا ہوں پھر اگر کوئی ایسا رسول تمہارے پاس آئے جو اس بات کی تصدیق کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس پر ایمان لے آؤ گے اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔ کہا کیا تم اقرار کرتے ہو اور اس بات پر مجھ سے عہد باندھتے ہو؟ انہوں نے کہا (ہاں) ہم اقرار کرتے ہیں۔ اس نے کہا پس تم گواہی دو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔

انفاخ النبی ﷺ

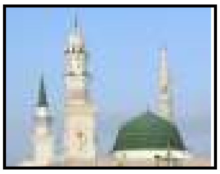

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَأَ: وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ رَجُلٌ مَّنْ هٰؤُلَآءِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى سَاَلَهٗ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ.

(صحیح البخاری، کتاب التفسیر سورۃ الجمعۃ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے اس کی آیت وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ پڑھی جس کے معنے یہ ہیں کہ ”کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے“۔ تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ حضورؐ نے اس سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے تین دفعہ یہی سوال دہرایا۔ راوی کہتے کہ حضرت سلمان فارسیؓ ہم میں بیٹھے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریّا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اُٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔ (یعنی آخرین سے مُراد بنائے فارس ہیں جن میں سے مسیح موعود ہوں گے اور ان پر ایمان لانے والے صحابہؓ کا درجہ پائیں گے۔)

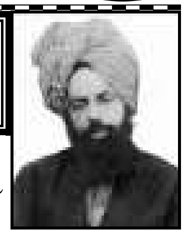

کلام الامام المہدی علیہ السلام

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

(بحوالہ اشتہار 7/ستمبر 1892ء مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 341)

اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال میں جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناسی ہوکر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔ اور جو بھائی اس عرصے میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسے میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھادینے کے لئے بدرگاہ عزت جلّ شانہٗ کوشش کی جائے گی۔ اور اس روحانی جلسے میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے''

(روحانی خزائن جلد4 صفحہ 351، 352)

''اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں۔

(آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد4 صفحہ 352)

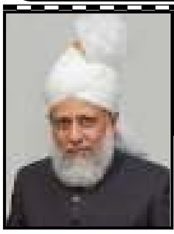

امام وقت کی آواز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پس جلسہ پر آنے والوں کو جلسہ کے پروگراموں کو خاموشی سے بیٹھ کر سننے کو یقینی بنانا چاہئے۔ ایک کمیٹی تقاریر کے عناوین تجویز کر کے مجھے بھیجتی ہے جن میں سے سات آٹھ عناوین میں تجویز کرتا ہوں اور منتخب عناوین مقررین کو بھجوائے جاتے ہیں اور وہ کئی دن بلکہ بعض تو مہینے سے زیادہ وقت اپنی تقریر کی تیاری میں لگاتے ہیں اور مختصر وقت میں بڑی محنت سے ان عنوانوں پر جامع مضمون پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں، پس ہر ایک کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ مقررین اور علماء اتنا وقت لگا کر محنت کر کے جو مواد تیار کرتے ہیں اسے غور سے سنیں اور پھر یاد بھی رکھیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر سننے والے مرد بھی اور عورتیں بھی ان تقاریر کا پچاس فیصد بھی یاد رکھیں تو اپنے علمی دینی اور روحانی معیار کو کئی گنا بڑھا سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ایک موقع پر فرمایا... پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا ہے اس میں سستی غفلت اور عدم توجہ بہت برے نتائج پیدا کرتی ہے۔ جو لوگ ایمان میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور جب ان کو مخاطب کر کے کچھ بیان کیا جائے تو غور سے اس کو نہیں سنتے ان کو بولنے والے کے بیان سے خواہ وہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا مفید اور مؤثر کیوں نہ ہو کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا۔ فرمایا ایسے ہی لوگوں کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ کان رکھتے ہیں مگر سنتے نہیں اور دل رکھتے ہیں پر سمجھتے نہیں۔ پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑے غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 12 اگست 2016ء)

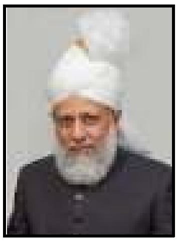

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین
خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ 10 نومبر 2017ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

قرآن کریم کا کتنا خوبصورت حکم ہے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو یہ حکم کسی اور مذہبی کتاب میں نہیں دیا گیا۔ ایک مؤمن کا یہ کام نہیں ہے کہ قوموں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کی زیادتی کا بدلہ اسی طرح لیں اور انصاف کے تقاضے پورے نہ کریں

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ النساء کی آیت 136، سورۃ المائدہ کی آیت 9 اور سورۃ الاعراف کی آیت 182 کی تلاوت فرمائی:

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے جس طرح اور جس معیار کے عدل و انصاف کے قائم کرنے کی مسلمانوں کو ہدایت فرمائی ہے کسی اور مذہبی کتاب میں یہ معیار موجود نہیں ہے لیکن بدقسمتی سے اس وقت ہر سطح پر مسلمانوں میں ہی ایک ایسا بڑا طبقہ ہے لیڈروں میں بھی اور علماء میں بھی جو انصاف اور عدل کے تقاضے پورے نہیں کرتا۔ اسی طرح گھروں میں، عوام الناس میں عامۃ المسلمین میں، عام معاملات میں انصاف اور عدل کے وہ معیار عموماً دیکھنے میں نہیں آتے جو اللہ تعالیٰ نے قائم، فرمائے ہیں جس کی ایک مؤمن سے توقع کی جاتی ہے۔ گھریلو ناچاقیوں کے معاملات ہیں تو اس کے لئے مردوں کی طرف سے عورتوں کی طرف سے بھی بسا اوقات غلط واقعات کے ساتھ عدالتوں میں مقدمات پیش کئے جاتے ہیں، غلط گواہیاں پیش کی جاتی ہیں۔ ناجائز حقوق لینے کے لئے یا کسی کا حق مارنے کے لئے جھوٹ اور غلط بیانی سے کام لیا جاتا ہے۔ غرض کہ بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو سچائی سے کام نہیں لیتی ہے۔ جھوٹ بولتے ہیں اور عدالت کو بھی دھوکے میں رکھتے ہیں۔ بعض جگہ انصاف کرنے والے غلط فیصلے اپنے ذاتی مفادات کے لئے کر لیتے ہیں گویا کہ نظام ہی بگڑ گیا ہے۔ تو بہر حال اس بے انصافی سے معاشرے میں برائیاں پھیلتی چلی جاتی ہیں پھر قومی سطح پر حکمران انصاف کے تقاضے پورے نہیں کرتے۔ نہ اپنی رعایا کے لئے ہی انصاف کے تقاضے پورے کئے جا رہے ہوتے ہیں۔ نہ ہی ملکوں کے آپس کے تعلقات میں انصاف کے تقاضے پورے کئے جاتے ہیں۔ علماء ہیں تو انہوں نے مذہب کو اپنی ذاتی مفادات حاصل کرنے کا ذریعہ بنالیا ہے اور دعویٰ مسلمانوں کا یہ ہے کہ ہم خیر امت ہیں اور اسلام ہی دنیا کے مسائل کا بہترین حل پیش کرتا ہے۔ یقیناً مسلمان خیر امت ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلیں اور قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کریں۔ یقیناً اسلام ہی دنیا کے تمام مسائل کا حل پیش کرتا ہے بشرطیکہ اس کی تعلیم کے مطابق حق اور انصاف قائم کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: یہ آیات جو میں نے تلاوت کی یہ تین مختلف سورتوں کی ہیں۔ النساء کی المائدہ کی اور الاعراف کی۔ پہلی آیت جو النساء

کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے قائم کرنے والے بن جاؤ خواہ خود اپنے خلاف گواہی دینی پڑے یا والدین اور قریبی رشتہ داروں کے خلاف، خواہ کوئی امیر ہو یا غریب دونوں کا اللہ ہی بہترین نگہبان ہے۔ پس اپنی خواہشات کی پیروی نہ کرو مبادا عدل سے گریز کرو۔ اگر تم نے گول مول بات کی یا پہلو تہی کر گئے تو یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے بہت باخبر ہے۔

پس یہ وہ حکم ہے عدل کے معیار قائم کرنے کا۔ ذاتی گھریلو معاملات میں بھی اور معاشرتی معاملات میں بھی کہ جیسے بھی حالات ہو جائیں انصاف اور عدل پر ہمیشہ قائم رہنا ہے۔ مؤمنوں کو یہ حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق مؤمن کی گواہی ہونی چاہئے اور یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان ہو، ایمان کا معیار انتہائی اعلیٰ درجہ کا ہو اور مضبوط ہو۔ مضبوطی کا تبھی پتا لگے گا جب انسان اپنے خلاف بھی گواہی دینے کے لئے تیار ہو، اپنے بیوی بچوں کے خلاف بھی گواہی دینے کے لئے تیار ہو اپنے والدین کے خلاف بھی اگر ضرورت پڑے تو گواہی دینے کے لئے تیار ہو، قریبی رشتہ داروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑے تو تیار ہو۔ فرمایا کہ خواہشات کی پیروی عدل سے دور کرتی ہے۔ اگر اپنی خواہشات کی پیروی کرنے لگ گئے تو عدل اور انصاف سے دور ہو جاؤ گے۔ آجکل معاشرے کے بہت سے مسائل اس لئے ہیں کہ عدل اور انصاف کے معیار اس پائے کے نہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ اپنی باتوں کو توڑ مروڑ کر پیش کرنا عام بات ہے۔

افسوس اس بات کا ہوتا ہے کہ بعض اوقات ہم میں سے بھی بعض لوگ دنیاداری اور ماحول کے زیر اثر باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے ایسی باتیں کر جاتے ہیں اور ایسی گواہی دیتے ہیں جو حقائق سے دور ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ چاہے ذاتی یا اپنے والدین کا نقصان بھی ہو جائے تو پھر بھی کبھی ایسی بات نہ کرو جو گول مول ہو یا کسی بھی طرح یہ تاثر پیدا ہو کہ حقائق کو چھپانے کے لئے پہلو تہی کی گئی ہے سچی گواہی دینے میں بچنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ باتیں ہم روزمرہ کے معاملات میں دیکھتے ہیں مثلاً میاں بیوی کے معاملات ہیں قضاء میں بہت سارے ایسے معاملات آتے ہیں جہاں حقائق سے کام نہیں لیا جاتا۔ لین دین کے معاملات ہیں ان میں بھی ہم دیکھتے ہیں وہاں حقائق چھپائے جاتے ہیں۔ بعض دین کا علم رکھنے والے اور بظاہر خدمت میں پیش پیش بھی ایسی حرکتیں کر جاتے ہیں کہ انسان پریشان ہو جاتا ہے کہ ایسے لوگ بھی اس قسم کی باتیں کر سکتے ہیں جو بظاہر بڑے عالم ہیں۔

جس امام کو ہم نے مانا ہے اس نے تو قرآنی حکم پر چلتے ہوئے ایسی مثالیں قائم کی ہیں جو غیروں کو بھی حیران و پریشان کر دیتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے والد کے مزارعین کے خلاف ایک مقدمے میں پیش ہوئے اور حق و انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے حق بات کی جس کا فائدہ مزارعین کو ہوا اور آپؑ کے والد کا نقصان ہوا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس غلام صادق کو ہم نے مانا ہے اس کا نمونہ تو یہ ہے اور اس نمونے کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں اپنی گواہیوں کے ہر معاملے میں جائزے لینے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر نیت نیک ہوگی اللہ تعالیٰ کی خاطر گواہ بنتے ہوئے انصاف کو مضبوطی سے پکڑیں گے اپنی گواہیوں کے معیار کو قول سدید پہ قائم کریں گے تو اللہ تعالیٰ جو رب ہے جو رازق ہے وہ خود ہی سامان بھی مہیا فرما دے گا خود ہی رزق میں برکت ڈال دے گا۔ پس ہمیں ہر وقت اپنے جائزے لیتے رہنا چاہئے۔ اگر ہم انصاف کے ایسے معیار قائم کرنے کی کوشش نہیں کریں گے تو نہ گھروں کا امن و سکون قائم رہ

سکتا ہے نہ معاشرے کا امن اور سکون قائم رہ سکتا ہے۔ سورۃ مائدہ کی آیت 9 کی جو میں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔ بعض جگہ مذہبی اختلاف ہوتے ہیں اور اس وجہ سے دوسرے مذاہب والے زیادتی بھی کر جاتے ہیں تو ایسے حالات میں ایک مؤمن کا یہ کام نہیں ہے کہ قوموں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں کی زیادتی کا بدلہ اسی طرح لیں اور انصاف کے تقاضے پورے نہ کریں۔ ایک حقیقی مؤمن کا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو مضبوطی سے پکڑے اور اس پر قائم ہو اور اس میں ذرہ برابر بھی لاپرواہی نہ ہو۔ انصاف کی تائید میں گواہ بننے کا مطلب ہی یہ ہے کہ اسلامی تعلیم پر ایسے کاربند ہو اس طرح عمل کرو کہ تمہارا عملی نمونہ لوگوں کے لئے دوسرے مذاہب کے لئے معاشرے کے لئے ایک مثال بن جائے۔ دوسری قوموں کے لئے مثال بن جائے۔

آجکل مسلمانوں کی بے انصافیوں کے بارے میں مغرب میں بہت کچھ کہا جاتا ہے کہ جو لوگ اپنے ہم مذہبوں کے ساتھ انصاف نہیں کرتے وہ غیروں سے کیا انصاف کریں گے۔ یہ بہت بڑا المیہ ہے اور مسلمان ہی اسلام کو بدنام کر رہے ہیں اپنی حرکتوں کی وجہ سے۔ حکمران عوام کے حق مار رہے ہیں عوام حکام سے لڑ رہے ہیں حکومتوں سے لڑ رہے ہیں۔ آبادیوں کی آبادیاں ظلموں کا شکار ہو رہی ہیں اور تباہ ہو رہی ہیں۔ نام نہاد اسلام پسند گروہ اپنے لوگوں کو بھی مار رہے ہیں اور غیر ملکوں میں بھی ظالمانہ حرکتیں کرتے ہیں اور اپنے ظلم کو یہ کہہ کر وہ justify کرتے ہیں کہ یہ ہمارے لوگوں کو مار رہے ہیں۔

بہرحال یہ قوموں کی دشمنی پھر آگے اپنی مزید دشمنیوں کے بچے پیدا کرتی چلی جاتی ہے اور یہ کبھی سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کسی قوم کی دشمنی بھی تمہیں اس حد تک جانے پر مجبور نہ کرے کہ تم انصاف کے تقاضے پورے نہ کرو۔ انصاف کے تقاضے تم نے بہرحال پورے کرنے ہیں اور اسی وجہ سے ظلم بڑھ رہا ہے کہ انصاف کے تقاضے پورے نہیں ہوتے اور جو غیر مسلم ہمارے خلاف ہیں وہ بھی اس لئے کہ مسلمانوں کے عملی نمونے اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں۔ چاہئے تو یہ تھا کہ مسلمان اپنے نمونے دکھاتے ہوئے اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کو بتاتے ہوئے اسلام کی تبلیغ کرتے لیکن یہاں تو حساب ہی الٹا ہے اور مسلمان ممالک میں ظلموں کے علاوہ تو کچھ دیکھنے میں نہیں آتا۔ قرآن کریم کا کتنا خوبصورت حکم ہے کہ کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ یہ حکم کسی اور مذہبی کتاب میں نہیں دیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا: دشمنوں کے ساتھ سلوک میں بھی انصاف کے تقاضے پورے کرنے ہیں، اس طرف زیادہ توجہ دینی ہے یہ کیسی خوبصورت تعلیم ہے۔ لیکن افسوس کہ اس تعلیم کے باوجود مسلمانوں کے عمل نے غیر مسلم دنیا میں اسلام کو بدنام کر دیا۔ آنحضرت ﷺ نے کس باریکی سے اس بارے میں صحابہ سے اس پر عمل کروایا اس کی چند مثالیں دیتا ہوں ایک دفعہ ایک جنگ میں غلطی سے ایک عورت صحابہ کے ہاتھوں قتل ہو گئی آپ کو اس کا علم ہوا تو آپ صحابہ پر بڑے خفا ہوئے۔ روایت میں آتا ہے کہ آپ کے چہرہ پر اس وقت اتنا غصہ کے آثار تھے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھے گئے۔ صحابہ نے کہا بھی کہ غلطی سے ماری گئی ہے لیکن اس کے غلطی سے مارے جانے کے باوجود آپ کو بڑی سخت تکلیف پہنچی کہ انصاف قائم نہیں ہوا۔

پھر روایت میں آتا ہے کہ ایک یہودی کا ایک صحابی کے ذمہ چار درہم کا قرض تھا جس کی معیاد ختم ہوگئی تھی اس یہودی نے آکر آنحضرت ﷺ سے شکایت کی کہ اس شخص کے ذمہ میرا چار درہم قرض ہے اور یہ مجھے ادا نہیں کرتا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان صحابی کو بلایا جن کا نام عبداللہ تھا اور انہیں کہا کہ اس یہودی کا حق دے دو۔ حضرت عبداللہ نے عرض کی کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے مجھے قرض ادا کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے دوبارہ انہیں فرمایا کہ اس شخص کا قرض واپس کرو۔ عبداللہ نے عرض کیا کہ میں نے اُسے کہہ دیا ہے کہ آپؐ ہمیں خیبر بھجوائیں گے اور مال غنیمت میں سے کچھ حصہ دیں گے اور واپس آکر میں اس کا قرض چکا دوں گا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا کہ اس کا حق ادا کرو۔ نبی کریم ﷺ جب کوئی بات تین دفعہ فرما دیتے تھے تو وہ قطعی فیصلہ سمجھا جاتا تھا چنانچہ حضرت عبداللہ اسی وقت بازار گئے انہوں نے ایک چادر بطور تہہ بند کے باندھی ہوئی تھی اور سر کا کپڑا بھی تھا۔ سر کا کپڑا اتار کر انہوں نے تہہ بند کی جگہ باندھ لیا اور چادر چار درہم میں بیچ کر قرض ادا کر دیا تو یہ معیار تھے جو آپ نے قائم فرمائے۔ یہودی کو یہ نہیں فرمایا کہ اس نے جب مہلت مانگی ہے تو وہ مہلت دے بلکہ اپنے صحابی کو یہ کہا کہ فوری اس کا قرض ادا کرو اور اس کے لئے انہیں اپنے تن کے کپڑے بھی اتار کے بیچنے پڑے۔ تو یہ معیار ہیں عدل و انصاف کے اور یہی معیار ہیں جو ہم ہر سطح پر قائم رکھیں گے تو اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کے حقیقی ماننے والوں میں شمار ہوں گے اور وہ مقصد جو حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا ہے اسے پورا کرنے والے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: سورۃ اعراف کی آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس میں اسی بات کا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے جنہیں ہم نے پیدا کیا ایسے لوگ بھی تھے جو حق کے ساتھ لوگوں کو ہدایت دیتے تھے اور اسی کے ذریعہ سے انصاف کرتے تھے۔ جب انسان خود ہدایت پر قائم نہ ہو تو دوسروں کو کیا ہدایت دے گا۔ جب تک خود انسان انصاف پر قائم نہ ہو تو دوسروں کو کیا انصاف دے سکے گا۔ پس ہم نے اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد بیعت کو پورا کرنا ہے اور آپ کے مشن کی تکمیل کرنی ہے اور اسلام کے پیغام کو دنیا تک پہنچانا ہے اور تبلیغ کا حق ادا کرنا ہے تو پھر اسی اصول کے مطابق تمام اعلیٰ اخلاق کو اپنانا ہوگا جو اسلام کی تعلیم ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہوئے اپنی زندگیوں کو ڈھالنے والے ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کے حق کو پورا کرنے والے ہوں اور آپ کی بیعت کا حق ادا کرنے والے ہوں ہم دوسروں کے لئے ہدایت اور انصاف کا نمونہ بننے والے ہوں۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم حسن محمد خان عارف صاحب ابن مکرم فضل محمد خان صاحب شملوی کی نماز جنازہ غائب پڑھنے کا اعلان فرمایا اور آپ کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے۔

❀❀❀

COMPANY NAME: AQS DIGITAL PVT LTD

CONTACT: MUBARAK AHMAD

A/22, SAHEED NAGAR BHUBANESWAR INDIA-751007

PH: 0674-2540396, 2548030

MOB: 9438362671, 9337362671, 9937862671

WWW.LAPTOPSPARESANDSERVICES.COM

EMAIL:INFO@LAPTOPSPARESANDSERVICES.COM

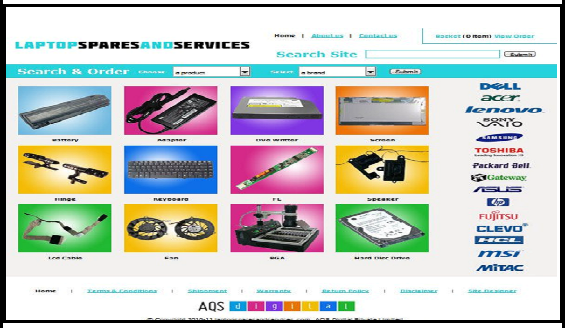

WE ALSO conduct LAPTOP CHIP LEVEL TRAINING

DATA RECOVERY TRAINING

O.A. Nizamutheen Cell : 9994757172
V.A. Zafarullah Sait Cell : 9943030230

N

O.A.N. Doors & Steels

All types of Wooden Panel Doors, Skin Doors, Veeneer Doors, PVC Doors, PVC Cup boards, Loft & Kitchen Cabinet, TMT Rods, Cements, Cover Blocks and Construction Chemicals.

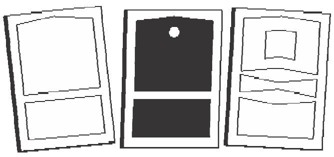

T.S.M.O. Syed Ali Shopping Complex, #51/4-B, 5, 6, 7 Ambai Road (Near Sbaeena Hospital) Kulavanikarpuram, Tirunelveli-627 005 (Tamil Nadu)

Abdul Hai 9916334734

AL-MASROOR

Electrical Work and Publicity

All Types of Function
Lighting Work
Mic Speaker System
&
Electrical Work

Hyderabad Road, Hossali Cross
Opp Parivar Gas Agency, Yadgir-585202

Taher Ahmed siddiqui Cell : 8019648423
Mujeeb ur Rehman 9391118181

Love For All Hatred For None

A.A. TRADERS

General Items, Tailoring Material, Sports Items, Birthday Items Etc.

Shop No. : 17-2-595/5, Madannapet Mandi, Sayeedabad, Hyderabad - 500059. (T.S.)

NUSRAT

MOTORS RE-WINDING

Cell :9902222345
9448333381

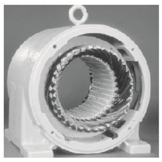

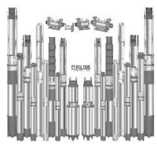

Spl. in :
All Types of Electrical Motor Re-Winding, Pump Set, Starters & Panel Repairing Centre.

HATTIKUNI ROAD, YADGIR - 585201

Contact (O) 04931-236392
09447136192

C. K. Mohammed Sharief
Proprietor

CEEKAYES TIMBERS
&

C. K. Mubarak Ahmad
Proprietor
Contact : 09745008672

C. K. WOOD INDUSTRIES

VANIYAMBALAM - 679339
DISTT.: MALAPPURAM KERALA

Prop. S. A. Quader
Ph. : (06784) 230088, 250853 (O)
252420 (R)

JYOTI
SAW MILL

Saw Mill Owner
&
Forest Contractor

Kuansh, Bhadrak, Orissa

Mubarak Ahmad
9036285376
9449214164

Feroz Ahmad
8050185504
8197649300

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

MUBARAK
TENT HOUSE & PUBLICITY

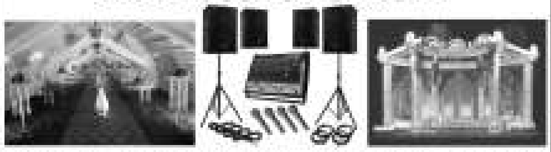

CHAKKARKATTA, YADGIR - 585202, KARNATAKA

Prop. Mahmood Hussain
Cell : 9900130241

MAHMOOD HUSSAIN
Electrical Works

Generator & Motor Rewinding Works
Generator Sales & Service
All Generators & Demolishing Hammer Available On Hire

Near Huttikuni Cross, Market Road, YADGIR

Mohammed Yusuf
Cell : 9902399438, 8546820845
Mail : mmmohammedyousuf@gmail.com
Web : mylinks.co.in

LOVE FOR ALL
HATRED FOR NONE

M.Y.Links
- Tourism Information Centre
- Travel Agencies & Tour Packages
- Home Stay & Hotel Bookings
- Buying & Selling Properties
- Building Construction & Material Supply

Near Chowck, Ganapathi Street, Madikeri - 571201, Kodagu Dist.

مجلس خدام الاحمدیہ انگلستان کے نیشنل اجتماع کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اختتامی خطاب فرمودہ 17 ستمبر 2017ء کا اردو مفہوم

(ادارت)

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ذیلی تنظیموں کے قیام کی غرض:

خدا تعالیٰ کے فضل سے جہاں جماعت قائم ہے وہاں مجلس خدام الاحمدیہ اور دوسری ذیلی تنظیموں کا بھی قیام عمل میں آیا ہے۔ اور ان ذیلی تنظیموں کے قیام کی بنیادی وجہ اس بات کو یقینی بنانا تھا کہ تمام عمروں کے افراد جماعت کی دینی اور روحانی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ ان ذیلی تنظیموں کے قیام کی غرض افراد جماعت کو دین کے قریب لانا اور ان پر انکی انفرادی ذمہ داریاں واضح کرنا ہے۔ ان کا کام احباب جماعت کو اس امر کی طرف رہنمائی کرنا بھی ہے کہ وہ اپنی مادی اور دنیوی ضروریات کو ایمان پر مضبوطی سے قائم ہوتے ہوئے کیسے پوری کر سکتے ہیں۔ ذیلی تنظیموں کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات پر زور دیں کہ کس طرح آپ اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ملت و قوم کی خدمت کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں مجلس خدام الاحمدیہ 15 سے لیکر 40 کے درمیان مرد احباب پر مشتمل تنظیم ہے اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھی اس کے ساتھ منسلک ہے جس کا قیام ہمارے نوجوان لڑکوں کی اخلاقی اور دینی تربیت کی غرض سے ہوا ہے۔ بڑی عمر کے اطفال جن کی عمر 12 سے لیکر 15 سال کے درمیان ہے اس حصہ عمر سے تعلق رکھتے ہیں جہاں ذہن پختہ ہوتا ہے اور وہ اپنے ایمان کے بنیادی عناصر اور اس عہد کو جو وہ کرتے ہیں کو سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ اسی روشنی میں مَیں آج اس عہد کے بارے میں بات کرونگا جو ہر مسلمان کرتا ہے اور وہ کلمہ طیبہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد ﷺ اسکے بندے اور رسول ہیں۔ یہ بنیادی الفاظ ہیں جن پر اسلامی تعلیمات کی بناء ہے۔

کلمہ طیبہ کے پہلے حصہ کا مطلب:

ہماری ذیلی تنظیموں کے عہد بشمول خدام الاحمدیہ کے ایمان کے اسی اقرار سے شروع ہوتے ہیں۔ پس ہر خادم اور ہر وہ شخص جو سمجھ بوجھ کی عمر کو پہنچتا ہے کو اس عہد کے معانی کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہئے اور اس کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کلمہ کا پہلا حصہ لا الہ الا اللہ ہے جس کا مطلب ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تو پہلا اور بنیادی اصول جس کے ساتھ ہر مسلمان مرد و عورت کو زندگی گزارنی چاہئے یہی توحید ہے یعنی اس بات کا پختہ ایمان اور اقرار ہے کہ اللہ ایک ہے اور اسکا کوئی شریک نہیں ہے۔ ان الفاظ کا دہرانا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ عبادت کا ظہور بھی چاہئے۔ اور عبادت کی سب سے اہم اور معنی خیز شکل نماز ہے۔ قرآن کریم میں متعدد جگہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پانچ فرض نمازوں کو ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو اگر ہم نمازوں سے غافل ہیں تو اللہ پر ہمارے ایمان کا اقرار بے معنی بے قدر و قیمت اور قوت سے خالی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے نہایت ہی خوبصورتی اور حکمت کے ساتھ اس بات کی وضاحت فرمائی۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ وہی شخص اس اقرار کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے میں سچا ہے جس کا کردار فی الحقیقت اس کے مطابق ہو اور وہ یہ ثابت کرتا ہو کہ اللہ کے سوا

کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اس کے سوائے کوئی نہیں ہے جس کو چاہتا ہو اور نہ ہی اس کے سوا اس کا کوئی ہدف و مقصود ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ صرف وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کے تئیں اس قسم کے اخلاص و وفا کے معیار تک پہنچے ہوں جہاں پہنچ کر وہ خدا کے مقابلے میں باقی دنیا کو بے معنی سمجھتے ہوں یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ ان کا ایمان کا دعویٰ سچا ہے اور جھوٹ پر مبنی نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے سکھایا کہ سچا مسلمان وہی ہے جس کا دل اور جس کی روح خدا تعالیٰ کے عشق میں سرشار ہو اور وہ یہ ایمان رکھتا ہو کہ صرف ایک اللہ ہی قابل پرستش ہے۔ یہ وہ معیار ہے جو مقصود ہے ورنہ ایمان کا اقرار محض سطحی اور کھوکھلی باتوں تک ممتد رہتا ہے۔

کلمہ طیبہ کے دوسرے حصہ کا مطلب:

کلمہ کا دوسرا حصہ اس بات کو پختہ ایمان ہے کہ کہ محمد رسول اللہ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ کلمہ طیبہ کے دوسرے حصے کا مغز یہ ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ بنی نوع انسان کے لئے بہترین نمونہ ہیں کیونکہ آپ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی بجا آوری کے مجسمے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آپ ﷺ کو ساری انسانیت کے لئے بہترین اسوہ اور رہنما کے طور پر پیش کیا ہے۔ لہٰذا ہر احمدی کو ہمیشہ آپ ﷺ کا پاک اسوہ پیش نظر رکھنا چاہئے اور آپ کے اسوہ حسنہ کی اتباع کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہمارے نوجوانوں کو یہ بات ضرور سمجھنی چاہئے کہ یہ سنہری اصول ہے جس کے ذریعہ ہم ترقی کے باب کھول سکتے ہیں۔ اور یہی ہماری امید واحد ہے اور اسلام کی حقیقت دنیا کے سامنے پیش کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس روشنی میں مَیں حضور ﷺ کے کچھ اوصاف کا ذکر کروںگا جن سے ہمیں سیکھنا چاہئے اور خود بھی ہمیں وہ اپنانے چاہئیں۔ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی ذات سے محبت اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر اس قدر کامل یقین تھا کہ کفار بھی اس کا انکار یا اس کو مسترد نہیں کر سکتے تھے۔ دعوی کے بعد کفار مکہ برملا کہتے تھے کہ محمد اپنے ب پر دیوانہ ہو گیا ہے۔ مزید برآں آنحضرت ﷺ کی دعائیں بھی اللہ تعالیٰ کے تئیں آپ کے کامل اخلاص کو ظاہر کرتی ہیں۔

محبت الٰہی کے حصول کی ایک دعا:

ایک دعا جو تمام مسلمانوں کو کرنی چاہئے یہ ہے کہ ''اے اللہ مجھے اپنی محبت عطا کر اور ان لوگوں کی محبت جو تجھ سے محبت کرتے ہیں اے اللہ مجھ سے ایسے افعال سرزد فرما جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دیں۔ اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ اتنی محبت میرے دل میں ڈال دے جو میری اپنی ذات، میرے مال، میرے اہل اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ ہو۔

یہ خوبصورت دعا آپؐ کی خدا تعالیٰ کے تئیں کامل وفا کی دلیل ہے۔ اور ہمیں اس جذبہ کو اپنے اندر جاگزیں کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آج کل کی دنیا میں لوگ عام طور پر اپنی ذاتی خواہشات کو دین پر اس حد تک ترجیح دیتے ہیں کہ ان کے ذہنوں یہ بات تک داخل نہیں ہوتی کہ اپنے مالک سے محبت کا اظہار کیا جائے یا اسکے حقوق ادا کئے جائیں۔ یہاں تک کہ بعض ہم میں سے ہیں جو دولت اور مادی ترقی کی خواہش میں اس قدر حد سے گزر جاتے ہیں کہ وہ وقت مقررہ پر نماز پڑھنا بھول جاتے ہیں۔ یا اپنے عائلی معاملات اس قدر مصروف ہیں کہ وہ اپنے بنیادی فرض، اللہ کی محبت اور اس کی عبادت کو نظرانداز کر دیتے ہیں۔ کیا یہ ایک حقیقی مسلمان کا کردار ہوسکتا ہے۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی محبت کو دوسری تمام تر چیزوں سے بالا سمجھیں تب ہی ایمانداری سے کہا جا سکتا ہے کہ ہم اپنے ایمان لا الٰہ الا اللہ کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔ مزید یہ کہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو قائم کرنے کی

خاطر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے فضل اور برکت کو مستحق ہوگا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایک مسلمان کو خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے وہ حقیقی بادشاہ ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ کامل قدرتوں والا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس دعا کو 100 مرتبہ پڑھتا ہے اس کو 10 غلام آزاد کرنے والے کے برابر ثواب دیا جائے گا۔ اس کے حق میں 100 نیکیاں لکھی جائینگی اور اس کے اعمال نامہ میں سے 100 گناہ گرادئے جائینگے۔ مزید یہ کہ اس طرح خدا تعالیٰ کو یاد کرنے سے انسان صبح سے لیکر شام تک شیطان کے اثر سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس شخص سے بہتر نہیں سمجھا جائے گا جس نے خدا تعالیٰ کی یاد میں زیادہ وقت گزارا ہو۔ یہ وہ چیز ہے جو ہمارے ایمان کے اقرار میں مضمر حقیقی قیمت کو ظاہر کرتا ہے۔ اور جب ایک شخص اخلاص کے ساتھ اس طرح دعا کرتا ہے تو پھر یہ ناممکن ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت میں کمی کرنے والا ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معیار عبادت:

بلاشبہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس تھی جس نے عبادت کی تمام ممکنہ بلندیاں سر کیں۔ کیسے ہی حالات درپیش ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی بھی کسی چیز کو خدا تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی میں حائل نہیں ہونے دیتے۔ مثال کے طور پر احادیث میں یہ بات درج ہے کہ شدید بیماری اور زخمی حالت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت میں سبقت لے جاتے رہے۔ ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑے سے گر گئے اور اس کے نتیجہ میں آپ کا پورا دایاں پہلو شدید زخمی ہوا اور آپ کھڑا ہو کر نماز ادا نہیں کر سکتے تھے لیکن نماز باجماعت کو چھوڑنے کے بجائے آپ نے نماز بیٹھ کے پڑھائی۔ ہم ذاتی طور پر اپنی عبادت کی نیتوں اور معیار کو جانتے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی کس قدر کوشش کرتے ہیں۔ یہ نہایت ہی افسوس کا مقام ہے کہ بعض احمدی اپنے **حقیر معمولی سے کاموں یا محض سستی کی وجہ سے نماز باجماعت کو قربان کر دیتے ہیں** پھر بھی بغیر کسی شرم اور خوف کے وہ اپنے ایمان کا اقرار کرتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے بندے اور رسول ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ الفاظ ہی صرف کافی نہیں ہیں۔ بلکہ وہ انسان کے اعمال اور کردار سے نظر آنے چاہئے۔ باوجود خدا تعالیٰ کے رسول اور محبوب بندے ہونے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ خدا تعالیٰ کے خوف سے پر رہتے تھے۔ وہ ہمیشہ اپنے متبعین کو تاکید کرتے کہ وہ ہمیشہ فکرمند رہیں مبادا انکی کوتاہی کی وجہ سے وہ خدا تعالیٰ کے غضب کے مورد ٹھہریں اور اس کی محبت سے محروم ہوں۔ صحابہ کی بہت ساری روایات ہیں جو ہمیں بتاتی ہیں کہ کس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے حضور جھکتے اور اپنے آپ کو خدا کو سونپتے ہوئے کامل عاجزی اور انکساری کے عالم میں اس کے حضور سر تسلیم خم کرتے تھے۔ مثال کے طور پر روایت کی جاتی ہے کہ جب آپؐ اکیلے نماز پڑھ رہے ہوتے کہ لوگ سنتے تھے کہ آپ اس قدر شدت سے روتے کہ لگتا تھا کہ درد سے مارے درد کے چیخ رہے ہیں اور کراہ رہے ہیں۔ کچھ صحابہ نماز میں آپ کی اس آواز کو چلتی چکی سے مشابہت دیتے تھے اور بعض ابلتی ہوئی ہنڈیا سے۔ یہ آپؐ کا بے مثال عبادت کا معیار اور خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کا خوف تھا۔ جو تمام آنے والے بنی نوع آدم کے لئے ایک مثال ہے۔

بے شک آپ خدا تعالیٰ کے ذکر اور شکر کے لحاظ سے تمام ممکنہ اعلیٰ حدود تک پہنچے ہوئے تھے، چاہے دن ہو یا رات، آپ بیدار ہوں یا سو رہے ہوں، چاہئے اکیلے ہوں یا کسی مجلس میں اپنے خالق کو آپ کبھی نہیں بھولے۔ روایت میں آتا ہے کہ آپ نے اپنے صحابہ کو فرمایا کہ محفل

میں بھی بیٹھے ہوئے بھی میں استغفار میں مشغول ہوتا ہوں اور کم از کم 70 مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔ اندازہ کریں اگر رسول اللہ ﷺ توبہ و استغفار کو اس قدر ضروری قرار دیتے ہیں تو ہمارے لئے کتنا ضروری ہے کہ ہم مسلسل اللہ کی توبہ اختیار کریں اور اس کی بخشش طلب کریں۔ یقیناً توبہ کی اہمیت جتنی بھی بیان کی جائے کم ہے کیونکہ یہ ہماری توجہ کو خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف مرکوز رکھتی ہے اور ہمیں غلط کاموں اور گناہوں سے بچاتی ہے۔ مزید یہ کہ اللہ کے رسول نے صحابہ کو بتایا کہ خدا تعالیٰ کے افضال کے لئے ہمیشہ اس کا شکر گزار رہنا ضروری ہے۔ اور نماز شکر گزاری کا بہترین ذریعہ ہے۔ نماز کے تعلق سے آپ ﷺ کی ذاتی محبت یہ تھی کہ آپ فرماتے تھے کہ نماز میری دیدہ و دل کے لئے حقیقی ٹھنڈک اور راحت کا موجب ہے۔ اور مسلسل یہ دعا فرماتے کہ اے خدا مجھے ہمیشہ اپنا ذکر کرنے والا اور شکر کرنے والا بندہ بنا۔

قرآن کریم سے آپ ﷺ کی محبت:

قرآن کریم سے محبت اور اس کی تعلیمات کی اتباع میں آپ ایک عظیم الشان مثال تھے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ اگر کوئی آپ ﷺ کی سیرت جاننا چاہتا ہے تو اس کو قرآن کریم پڑھنا چاہئے۔ آپ ﷺ کا ہر بال و پر اللہ تعالیٰ کے کلام کی محبت اور اس کے احترام سے پر تھا۔ جب کبھی آپ کے سامنے کچھ حصہ قرآن پڑھا جاتا تو آپ جذباتی ہو جایا کرتے تھے اور آپ کی مبارک آنکھوں سے آنسوں رواں ہو جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ ﷺ نے اپنے ایک صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود کو کچھ حصہ قرآن کا سنانے کو کہا۔ جب وہ سورۃ نساء کی آیت 42 پر پہنچا جو کہ یہ ہے کہ پس کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک امّت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے۔ اور ہم تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے جب آپ ﷺ نے اس آیت کو سنا تو آپ فرط جذبات سے اپنے اور پر قابو نہ رکھ سکے اور آنسوں آپ کی آنکھوں سے بے اختیار بہنے لگے۔ آپ نے ہاتھ سے اپنے صحابی کو اشارہ کرتے ہوئے تلاوت روکنے کو کہا۔

ایک اور روایت ہے حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں ایک سفر میں مجھے ایک رات آنحضرتؐ کے ساتھ گزارنے کا موقعہ ملا۔ آپ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے صرف بسم اللہ پڑھی اور جذبات سے اس قدر مغلوب ہو گئے کہ آپ غم سے نڈھال ہو کر گر گئے۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم 20 مرتبہ پڑھا اور ہر مرتبہ جذبات سے مغلوب ہوتے اور مارے غم کے زمیں پر گر جاتے۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے اپنے غم کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ شخص بہت ہی بدقسمت ہے جس پر رحمٰن اور رحیم خدا رحم نہ کرے۔ پس آج ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اس رحمٰن و رحیم خدا کے حضور جھکیں، اس کے حضور روئیں، اس کے لئے اپنے دل کھولیں اور اس کا فضل اور رحم مانگیں اور یہ دعا کریں کہ ہم کبھی ان بدقسمت بندوں میں سے نہ ہوں۔

اب تک میں نے آنحضرت ﷺ کی عبادت اور خدا تعالیٰ سے آپ کے تعلق کے بارے میں بات کی ہے جو ہمیں کلمہ طیبہ کے پہلے حصے کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور ہمیں بتاتا ہے کہ کس طرح آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے تئیں فرائض کو نبھایا۔ اسی طرح آپ نے معاشرے اور بنی نوع انسان کے تئیں اپنے فرائض کو بخوبی نبھایا اور یہ ضروری ہے کہ ہم آپ کی زندگی کے اس شعبہ کی طرف بھی توجہ کریں تاکہ ہمیں آپ ﷺ کا پورا عرفان حاصل ہو جائے۔ تبھی ہم اس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ آپ ﷺ نے بحیثیت رسول کس طرح اپنے فرائض کو ادا کیا اور کس طرح بنی نوع انسان کے لئے خدا تعالیٰ کی ابدی رحمت کا حقیقی ذریعہ بنے۔

آنحضرت ﷺ عہد و پیمان کو پورا کرنے میں مثالی نمونہ تھے:

ہر پہلو سے آپ کی سیرت بے عیب اور اخلاق فاضلہ کی بہترین مثال ہے۔ ایک مؤمن کی بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ وہ سچا ہو اور اپنے عہد و پیمان کو پورا کرنے والا ہو۔ اس ضمن میں اسلام کے مخالفوں کو بھی تسلیم کرنا پڑا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی نوع کے لئے ایک مثال ہیں۔ مثال کے طور پر ابوسفیان کی اس وقت کی گواہی جب وہ آپؐ کا سخت دشمن تھا، بہت اہمیت کی حامل ہے۔ جب حبشہ کے بادشاہ نے آپ سے پوچھا کہ آنحضرتؐ اپنے صحابہ کو کہتے ہیں۔ تو ابوسفیان نے اس بات کی تصدیق کی کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہئے، نماز پڑھنی چاہئے ایمانداری دکھانی چاہئے اور اپنے عہد و پیمان کو پورا کرنا چاہئے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ آپ کے دشمن کا اپنا بیان ہے جو اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ آپؐ نے اللہ اور بنی نوع کے حقوق ادا کرنے کی تعلیم دی۔ آپ سے ہر وقت بلا مشروط ایمانداری اور صداقت ظہور میں آئی خواہ کیسے ہی مشکل حالات درپیش ہوں۔ مثال کے طور پر جنگوں اور لڑائیوں میں عموماً یہ خیال کیا جاتا تھا کہ فاتح کو مال غنیمت پر پورا حق حاصل ہے اور وہ شکست خوردہ کی دولت اور جائیداد کو ضبط کر سکتا ہے۔ لیکن حضورؐ کا طریقہ اس بارے میں بالکل الٹ ہے۔ اپنے اور اپنے صحابہ کے لئے نفع و دولت چاہنے کے بجائے آپؐ کا بلند کردار اس بات کی ترغیب دلاتا تھا کہ کسی بھی صورت میں ناانصافی کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ مثال کے طور پر خیبر میں یہودی کے خلاف جنگ بہت ہی ناگزیر اور ضروری تھی۔ اس وقت طویل جنگ کے باعث مسلمان فقر و فاقہ کا شکار ہوئے۔ ایک حبشی یہودی چرواہے نے اسلام قبول کیا اور آنحضرتؐ سے پوچھا کہ یہودی مالک کی ان بھیڑوں کا کیا کروں جو میری نگرانی میں ہیں آپؐ باآسانی ان بھیڑوں کو اس مالک کے حوالے کرنے کی بات کر سکتے تھے، لیکن آپؐ نے اس صحابی کو یہودی کے تئیں اپنی ڈیوٹی کو احترام کرنے کا حکم دیا اور اور بھیڑوں کو ان کے مالک کی طرف کرنے کا حکم دیا تا کہ وہ از خود ہی اس کے پاس واپس پہنچ جائیں۔ ایسے وقت میں جب مسلمان کھانے کے لئے انتہائی حاجت مند اور ضرورت مند تھے کسی لالچ میں آنے کے بجائے اس بات کو یقینی بنایا کہ مخالف کے حقوق کی ادائیگی ہو اور یوں دوسروں کی امانتوں اور فرائض کو پورا کرنے کی بے مثل و مانند مثال قائم فرما دی۔

اسی طرح جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگوں اور لڑائیوں کو ختم کرنے کے لئے ایک سمجھوتا یا معاہدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ اس بات کو یقینی بنایا کہ وہ خود بھی اور مسلمان ہر صورت میں اس پر قائم رہیں۔ مثال کے طور پر جب صلح حدیبیہ ہوئی تو اس کے بعد ایسے اوقات آئے جب مسلمانوں کی جانوں کو خطرہ لاحق ہوا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی معاہدہ کو توڑا نہیں اور باوجود خوف و خطرہ کے اس عہد کا احترام کرتے رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر معاملے میں ہمیں سکھایا اور عملی طور پر ہمیں بتایا کہ ہم کس طرح اپنے ایمان کو تمام دنیوی معاملات پر فوقیت دے سکتے ہیں۔ اور ہم احمدی اس عہد کو بار بار دہراتے ہیں... لیکن جب اپنا ذاتی معاملہ آئے تو اسکو نظر انداز کر لیتے ہیں۔ مثال کے طور پر سورہ جمعہ میں آیا ہے کہ جب جمعہ کی نماز کا وقت ہو تو مسلمانوں کو اپنا کاروبار بند کرنا چاہئے اور خدا تعالیٰ کی عبادت کو فوقیت دینی چاہئے۔ تاہم ہم میں ایسے لوگ ہیں جو اس قرآنی حکم کی ناقدری کرتے ہیں۔ میں تمام خدام کو کہتا ہوں کہ ان کو یہ بات ذہنشین کر لینی چاہئے اور بجائے دنیوی معاملات کے جمعہ کی نماز کو فوقیت دینی چاہئے۔ ...ایک دفعہ آنحضرتؐ اپنے صحابہ کے ساتھ بازار میں داخل ہوئے۔ اندر دخل ہوتے ہوئے آپ نے ایک مردہ بدبودار اور عیب دار کانوں والی بکری زمین پر گری پڑی دیکھی۔ حضورؐ نے اس بکری کو ایک کان سے پکڑا اور اپنے صحابہ سے کہا کہ کیا تم میں سے کوئی اسے ایک درہم میں خریدے گا صحابہ نے کہا کہ اگر یہ زندہ ہوتی تو ہم اسکو بغیر اس کے عیب

دارکان کے خریدنے کا سوچتے۔ایک مردہ کی کیا قیمت ہوسکتی ہے۔اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ خدا کے نزدیک مادی دنیا کی قیمت اس مردہ بکری سے بھی زیادہ کمتر ہے حقیر ہے۔مادیت کے پیچھے نہ پڑو۔ ہمیشہ اپنے ذہنوں میں خدا کی قربت اور اس کی رضا کو مقدم رکھو۔مزید یہ کہ دنیوی لوگوں میں یہ بات کافی عام ہے کہ تجارت اور کاروبار میں کسی قدر جھوٹ اور دھوکہ کی آمیزش جائز ہے، جبکہ اس طرح کا رویہ مادیت کو ایمان کے اوپر ترجیح دینے کے مترادف ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہرطرح کے جھوٹ اور دھوکہ بازی کو گناہ قرار دیا ہے۔حضور ﷺ نے اپنے صحابہ کو خرید و فروخت میں غلط بیانی سے ڈرایا اور آپ ﷺ نے صحابہ کو کوئی بھی سودا کرنے سے پہلے صدقہ دینے کی نصیحت کی تا کہ غلطیوں سے محفوظ رہیں۔

جب بھی آپ ﷺ بازار میں داخل ہوتے تو آپ یہ دعا کرتے ''اے اللہ میں اس بازار میں داخل ہوتا ہوں صرف تیرا خیر چاہتے ہوئے اور اس میں موجود ہر شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میں تیری پناہ اور حفاظت مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں بازار میں کسی بھی طرح کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں یا کوئی غلط سودا کروں۔آنحضور ﷺ نے اپنے صحابہ کو یہ بھی توجہ دلائی کہ اگر چہ ایک شخص اپنی اشیاء کی قیمت اور کو الٹی ناجائز طور پر بڑھاتے ہوئے دھوکے سے بیچتا ہے مگر بددیانتی پر مبنی ان تجارتوں میں کبھی برکت نہیں پڑے گی۔دوسری طرف آپ ﷺ نے ان تجارت پیشہ مسلمانوں اور کاروباریوں کو قیامت کے دن شہداء کے ساتھ کھڑے ہونے کی خوش خبری دی جو اپنے معاملات میں سچائی اختیار کرتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے رشتہ داروں کے ساتھ نیک سلوک اور فیملیز کو ساتھ رکھنے کی برکات پر بھی زور دیا۔اس ضمن میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ رشتہ داروں سے ان کے حسن سلوک کے بدلے میں حسن سلوک سے کام لینا ہمدردی اور رافت کی علامت نہیں ہے بلکہ ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑنا اور ناچاکیوں کو دور کرنا اصل لطف و کرم ہے۔یہ یقیناً سنہری اصول ہے جو کافی اہمیت کا حامل ہے۔آج اگر ہمارے نوجوان اس کی طرف دھیان دینگے تو ان کے بہت سارے گھریلوں جھگڑے دور ہوجائینگے۔

آپ ﷺ کی مخلوق خدا سے ہمدردی:

خدا تعالیٰ کی مخلوق سے ہمدردی کا جہاں تک تعلق ہے تو آپ ﷺ اسکی بہترین مثال تھے کبھی بھی آپ نے کسی کمزور اور حاجت مند کی حاجت روائی کا موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا۔آپ ﷺ نے سکھایا کہ جو کسی اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اللہ اس کی مدد کریگا اور اگر کوئی کسی مسلمان بھائی کی تکلیف کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی تکالیف کو دور کریگا۔اور اگر وہ اپنے مسلمان بھائی کی غلطیوں کی پردہ پوشی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی غلطیوں کی پردہ پوشی فرمائے گا۔اور ایک اہم حدیث ہے جس کو ہم سب جانتے ہیں وہ یہ ہے کہ حقیقی مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔ اس حدیث کو جاننے کے باوجود کئی ہیں جو اس پر عمل نہیں کرتے۔اگر لوگ اس تعلیم کے مطابق عمل کرینگے تو ساری نفرت اور جھگڑے انفرادی سطح پر بھی اور وسیع معاشرے پر بھی ختم ہوجائینگے۔

یہ حدیث مسلمانوں کو دوسروں کو تکلیف پہنچانے کی ہی تعلیم نہیں دیتی بلکہ ان کو انسانیت کے تئیں کوششیں کرنے کی بھی ہدایت و رہنمائی کرتی ہے کیونکہ حدیث کے الفاظ کے گہرے معنی مسلمانوں کے مستعدی سے بنی انسان کی خدمت کے متقاضی ہیں۔حضرت نبی کریم ﷺ خود اس کی بہترین مثال ہیں جو ہمیشہ ضرورتمندوں کو اپنے ہاتھ سے مدد کرنے کے لئے تیار رہتے تھے اور اپنا پیار اور اپنی رحمت معاشرے کے تمام محروم اور کمزور افراد کے تئیں ظاہر فرمائی۔آپؐ کو غریب اور ضرورت مند

کئی دفعہ مسجد جاتے ہوئے یا کہیں اور روک لیتے تھے لیکن آپ نے کبھی غصہ یا بے صبری کا اظہار نہیں فرمایا۔ بلکہ آپ نہایت ہی پیار اور تحمل اور توجہ سے ان کی بات سنتے اور ان کو تسلی دلاتے اور ان کی مدد فرماتے تھے۔ ہمیں اس مبارک مثال سے سبق حاصل کرنا چاہئے اور سمجھنا چاہئے کہ حقیقی مسلمان وہی ہے جو دوسروں کے دکھ و درد کو اپنا سمجھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل خانہ سے حسن سلوک:

گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین مثال قائم فرمائی۔ اور اپنے اہل کی اخلاقی اور روحانی بہتری کا خیال رکھا۔ مثال کے طور پر آپ رات کو نماز کے لئے اپنے اہل خانہ کو بیدار کرتے اور اور دوسرے مسلمانوں کو بھی ایسا ہی کرنے کا حکم دیتے۔ پس ہمارے مردوں کو نہ صرف اپنی نماز وقت مقررہ پر ادا کرنی چاہئے بلکہ اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ ان کے اہل خانہ کے افراد بھی نماز پڑھتے ہیں اور فجر کے لئے بیدار ہوتے ہیں۔ اس کی طرف مجلس خدام الاحمدیہ کو بہت خاص توجہ دینی چاہئے۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ گھریلوں اعتبار سے بھی آپؐ نے بہترین مثال قائم فرمائی اور عورتوں کے حقوق قائم فرمائے۔ آپؐ نے بار بار فرمایا کہ مرد کو اپنی بیوی کے ساتھ پیار و رفق کا برتاؤ کرنا چاہئے اور اس کی پوری عزت کرنی چاہئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے وہ شخص بہتر ہے جس کا اپنی بیوی کے ساتھ اچھا سلوک ہے اور اس کا خیال رکھتا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ بسا اوقات میاں بیوی میں جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ ایک دوسرے میں عیب تلاش کرنے لگتے ہیں یا کئی عادتوں پہ برہم ہو جاتے ہیں، اس ضمن میں حضورؐ نے فرمایا کہ ہر میاں بیوی کو یہ بات مدنظر رکھنی چاہئے کہ ان میں سے کوئی بھی مکمل نہیں ہے اور ہر ایک کو ایک دوسرے کی کوئی عادت ناپسند ہو سکتی ہے۔ اس طرح حضورؐ نے ہمیں اپنے گھروں میں امن برقرار رکھنے کی ایک خوبصورت نصیحت فرمائی ہے جو کہ عظیم الشان حکمت سے پُر ہے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ خاوند کو اپنی بیوی کے ساتھ نرمی اور پیار سے بات کرنی چاہئے۔

اس ضمن میں حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضورؐ بہت نرم لہجے میں اپنی ازواج کے ساتھ بات کرتے تھے اور ان سے بہت پیار کرتے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتے تھے۔ آپ بیان کرتی ہیں کہ اس دور کے بہت سے لوگوں کے برعکس وہ اپنی فیملی کے ساتھ بے تکلف ہو کر باتیں کرتے اور گھر میں ہمیشہ چہرے پر مسکان ہوتی۔ آپؐ نے اپنی ساری عمر کسی اپنی بیوی یا غلام پر ہاتھ نہیں اٹھایا باوجود اس دور میں رہنے کے جب ظلم و زیادتی کرنا عام تھا اور نارمل سمجھا جاتا تھا۔ افسوس ہے کہ آج بھی کئی مرد اپنی بیویوں پر چھوٹے چھوٹے اور معمولی معاملات پر غصہ ہو جاتے ہیں۔ اسلئے میں مجلس خدام الاحمدیہ کو تاکید کرتا ہوں کہ اپنے فخر کو نگلتے ہوئے آنحضرتؐ کی قائم کردہ مثال کو اپنائیں جو کہ حد درجہ متواضع تھے۔ اس بات کو یاد رکھیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جو مرد اپنی بیویوں سے سختی سے پیش آتے ہیں وہ متقی شمار نہیں ہو سکتے۔ میں نے آنحضرتؐ کے چند ایک اوصاف کا ذکر کیا ہے۔ اور بے شمار مثالیں ہیں جو آپؐ کی سیرت و کردار کو زندگی کے تمام شعبوں کو ظاہر کرتی ہیں۔ صرف ان کے اسوہ کے بارے میں لکھنا یا سننا ہی کافی نہیں ہے بلکہ ہمیں ان کا کردار حتی المقدور اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تبھی ہم ان میں شمار ہو سکتے ہیں جو لا الہ الا اللہ کے صحیح مفہوم کو سمجھتے ہیں۔ پھر ہی ہم اس بات کے قابل ہو سکتے ہیں کہ ہم یہ دعویٰ کریں کہ حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کے نتیجے میں ہم اپنے عہد پر عمل پیرا ہیں کہ ہم اپنی زندگیوں میں نیک تبدیلی لائینگے اور کلمہ طیبہ کے تقاضوں کے مطابق زندگی گزاریں گے جو کہ ہر مسلمان کی زندگی کی بنیاد ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت سے توقعات:

آخر پر حضرت مسیح موعودؑ کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں جو جماعت سے آپ کی توقعات کو ظاہر کرتی ہیں۔

''یادرکھو ہماری جماعت اس بات کے لئے نہیں ہے جیسے عام دنیادار زندگی بسر کرتے ہیں ۔نرا زبان سے کہہ دیا کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں اور عمل کی ضرورت نہ سمجھی جیسے بدقسمتی سے مسلمانوں کا حال ہے کہ پوچھو تم مسلمان ہو؟ تو کہتے ہیں شکر الحمد للہ۔ مگر نماز نہیں پڑھتے اور شعائر اللہ کی حرمت نہیں کرتے۔ پس میں تم سے یہ نہیں چاہتا کہ صرف زبان سے ہی اقرار کرو اور عمل سے کچھ نہ دکھاؤ یہ نکمی حالت ہے۔خدا تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا۔اور دنیا کی اس حالت نے ہی تقاضا کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اصلاح کے لئے کھڑا کیا۔پس اب اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھ کر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتا بلکہ زبانی اقرار ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ گویا اپنے عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے۔ پھر اگر تم اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہتے ہو کہ میرا آنا بے سود ہے تو میرے ساتھ تعلق رکھنے کے کیا معنے ہیں؟''

آپ فرماتے ہیں ''میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض اور مقاصد کو پورا کرو اور وہ یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اسی طرح عمل کرو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کر کے دکھایا اور صحابہ نے کیا۔خدا تعالیٰ کے حضور اتنی ہی بات کافی نہیں ہو سکتی کہ زبان سے اقرار کر لیا جائے اور عمل میں کوئی روشنی اور سرگرمی نہ پائی جائے۔ یادرکھو کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ قائم کرنی چاہتا ہے وہ عمل کے بدوں زندہ نہیں رہ سکتی'' (ملفوظات جلد 3 ص 166-165)

تو ان ارشادات کے مطابق ہمیں اپنے آپ کو بہتر بنانے اور اصلاح کی ہمیشہ کوشش کرتے ہوئے بااخلاص مسلمان بننا چاہئے تا کہ جب ہم ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں'' کے الفاظ دہرا رہے ہوں تو ہم اس کے حقیقی معنی کو سمجھ رہے ہونگے اور اللہ اور اس کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کی طرف مائل ہونگے۔ہمیں ذاتی طور پر حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو یہ ہے کہ دنیا اپنے خالق کو پہچانے، اس کی وحدت کا اقرار کرے اور اس کی مخلوق کے حقوق کو ادا کرے۔ہمیں اس مشن کو فروغ دینا چاہئے تا کہ دنیا جس کی اکثریت اسلام کو جارحانہ مذہب سمجھتی ہے، جو دہشت گردی کو بڑھاوا دیتا ہے سمجھنے لگ جائے کہ اسلام دراصل ایک امن پسند مذہب ہے جو بنی نوع انسان سے اپنے خالق کو پہچاننے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کا خواہاں ہے۔خدا کرے کہ ہم اپنے کردار کے ذریعہ یہ دنیا کو منوانے والے ہوں کہ حقیقی مسلمان وہ ہے جو پیار کے پل تعمیر کرتا ہے اور جو معاشرے کی ہر سطح پر لوگوں کے حقوق ادا کرنا چاہتا ہے۔اللہ کرے ہم عملی طور پر دنیا کو یہ بتانے والے ہوں حقیقی مسلمان وہ ہیں جو ہر قسم کا فساد و جھگڑا دنیا سے ختم کرنے کے لئے کوشاں ہوں۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے اس عظیم مقصد کو سمجھنے والے ہوں اور اس کو اکناف عالم میں پھیلانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کو اور دنیا بھر کی مجالس کو بابرکت فرمائے۔ آمین۔اب میرے ساتھ دعا میں شریک ہو جائیں۔

❀❀❀

دعائے مغفرت

خاکسار کی پھوپھی جان محترمہ امۃ الرفیق لولو صاحبہ اہلیہ محترم جے میر شفیع الرحمٰن آف شموگہ مؤرخہ 8 مئی 2017 کو حرکت قلب بند ہونے کے باعث فوت ہوئیں ۔آپ مکرم ایس ایم جعفر صادق صاحب سابق صدر جماعت شموگہ کی بیٹی تھیں اور مکرم الحاج میر کلیم اللہ صاحب جنہوں نے شموگہ جماعت کے قیام میں بنیادی کردار ادا کیا کی پوتی تھیں ۔محترمہ موصوفہ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند خاتون تھیں ۔نظام وصیت میں شامل تھیں ۔صدر لجنہ شموگہ کے ساتھ ساتھ کئی اور جماعتی عہدوں پر فائز ہو کر بے لوث خدمات کی توفیق پائی ۔اللہ تعالیٰ موصوفہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔(طارق احمد ادریس مبلغ سلسلہ)

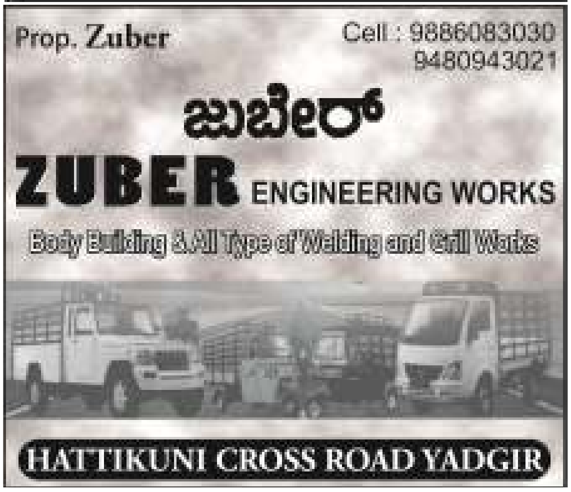

Sayed K. A. Rihan, M.B.A.
Proprietor
Tel: 9035494123/9740190123

B.M.S.ENTERPRISES

INDUSTRIAL UTILITY SOLUTIONS

21, Erannappa Layout Ambadkar Main Road,
Mahadevapura, Bangalore - 560 048
E-mail: bmsentrprises@gmail.com

JMB Rice mill Pvt. Ltd.

At. Tisalpur, P.O. Rahanja, Bhadrak, Pin-756111
Ph. : 06784 - 250853 (O), 250420 (R)

"انسان کی ایک ایسی فطرت ہے کہ وہ خدا کی محبت اپنے اندر مخفی رکھتی ہے پس جب وہ محبت تزکیہ نفس سے بہت صاف ہو جاتی ہے اور مجاہدات کا صیقل اس کی کدورت کو دور کر دیتا ہے تو وہ محبت خدا کے نور کا پرتوہ حاصل کرنے کے لئے ایک مصفا آئینہ کا حکم رکھتی ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو جب مصفا آئینہ آفتاب کے سامنے رکھا جائے تو آفتاب کی روشنی اس میں بھر جاتی ہے۔"

(کلام امام الزمان)

Prop. Asif Mustafa

V CARE SERVICING & GARAGE
CARE TRAVELLING

Servicing of all type of vehicles
(2, 3 & 4 Wheelers)

RAMSAR CHOWK, BHAGALPUR-2

* Washing * Polish * Greasing * Chasis Paint

Contact for : Car Booking for Marriage & Travailing.
(Tata Victa A.C., Scorpio Grand, Bolero and
all types of Vehicle available)
Mob. : 9431422476, 9973370403

INDIA MOVES ON EXIDE
EXIDE Loves Cars & Bikes
M.S. AUTO SERVICE
3-4-23/4, Railway station Road, Kacheguda, Hyderabad.
Cell : 9440996396, 9866531100.
Authorised
EXIDE Care Dealer : AUTO SERVICE
UNINTERRUPTED
POWER BACK-UP
ADVANTAGE
EXIDE
INVASMART
Inverter Battery
EXTRA LIFE
36 Month Warranty
INDIA MOVES ON EXIDE
Estd. 1946
MUJEEB AHMED
AUTO SERVICE
15-2-397, Opp. Hotel Rajdhani,
Siddiamber Bazar, Hyderabad-12.
: 040-2460 0423, 2465 6593
Cell : 9440996396

پیغام محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

پیارے خدام بھائیو اور عزیز اطفال بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ سب بفضلہٖ تعالیٰ بخیر وعافیت ہونگے۔

خداتعالیٰ کا ہم پر یہ احسان عظیم ہے کہ ہمیں وقت کے امام کو ماننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس پر مستزاد یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے ساتھ وابستہ فرمایا۔ خداتعالیٰ کے ان احسانات پر ہم جتنے بھی سجدات شکر بجالائیں وہ کم ہیں۔ خلافت احمدیہ کی عظیم نعمت وبرکت ہم سے یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہم خلافت کے ساتھ اپنی وابستگی کو مضبوط ومستحکم بنائیں۔ اور خلیفہ وقت کی ہر آواز پر والہانہ لبیک کہنے والے بنیں۔

آجکل ساری دنیا بالعموم اور مسلم دنیا بالخصوص جس ظلم وفساد، بے اطمینان اور بے چینی کے عالم میں سے گزر رہی ہے، جماعت احمدیہ خلافت کی برکت سے اس سے محفوظ ہے۔ خلیفہ وقت کی ذات اقدس ہمارے لئے ایک مضبوط ڈھال اور حصن حصین ہے۔ دربار خلافت سے فیض وبرکت خلافت کی کامل اطاعت ووفا کے ساتھ مشروط ہے۔ لہٰذا خاکسار کی تمام خدام واطفال سے یہ گزارش ہے کہ خلیفہ وقت سے اپنا ذاتی تعلق پیدا کریں اور خلافت سے اخلاص ووفا اطاعت وفرمانبرداری اور پیار ومحبت میں ایک مثالی اور قابل تقلید نمونہ پیش کریں۔ یہ زمانہ جس میں ہمیں بحیثیت خادم خلافت خامسہ کی عظیم الشان روحانی قیادت میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے اس کو اپنی سعادت سمجھیں اور اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے خلیفہ وقت کے دست وبازو بن جائیں اور خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کی خاطر عظیم سے عظیم قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں۔ خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو غیر معمولی ترقیات سے نواز رہا ہے۔ انی معک یا مسرور کے وعدے کے مطابق خداتعالیٰ کی تائید ومعیت کے نظارے ہم روز بروز مشاہدہ کر رہے ہیں۔ غلبہ اسلام کا خوبصورت نقشہ جو حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے کھینچا تھا اس کو ہم روز افزوں روشن تر ہوتے دیکھ رہے ہیں۔

پس ایسے میں ہمیں بھی اپنی حقیر خدمات پیش کرنے کا موقعہ مل رہا ہے۔ اس سعادت کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔ اور اپنی خوش قسمتی سمجھیں۔ اپنی زندگی کا ہر پل اور لمحہ خلیفہ وقت کی اطاعت میں غلبہ اسلام کے عظیم مقصد کے لئے صرف کریں۔ یاد رکھیں ہماری تمام تر دینی ودنیوی ترقیات خلافت کے ساتھ وابستگی میں پنہاں ہیں۔ پس اس حبل اللہ کو مضبوطی کے ساتھ پکڑ لیں اور اس کے ساتھ چمٹ جائیں۔

اللہ تعالیٰ بھارت کے تمام خدام واطفال کو خلافت احمدیہ کا حقیقی جانثار بنائے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اعلیٰ توقعات اور خواہشات کے مطابق ہمیں خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

کے طارق احمد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

NAVNEET JEWELLERS

Ph.: 01872-220489 (S)
220233, 220847 (R)

CUSTOMER'S SATISFACTION IS OUR MOTTO

FOR EVERY KIND OF GOLD & SILVER ORNAMENTS

(All kinds of rings & "Alaisallah" rings also sold here)

Navneet Seth, Rajiv Seth
Main Bazzar Qadian

إِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّهٗ كَانَ
بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ۝ (سورہ بنی اسرائیل، آیت 31)

Surely, thy Lord enlarges *His* provision for whom He pleases, and straitens *it for whom He pleases*. Verily, He knows *and* sees His servants full well. (Al-Qur'an 17:31)

NOORUDDIN ELECTRIC WORKS

Specialist in :
Electrical Interior Work & Casing - Caping

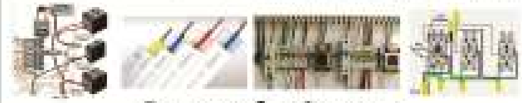

Contact for Service
and
Walk for Training

9765353734 9764299007

Opp. Passport Office, Behind Yashwant Hotel,
Pingle Vasti, Mundwa Road, Pune - 36

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ
يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ ۚ
وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ (البقرہ:255)

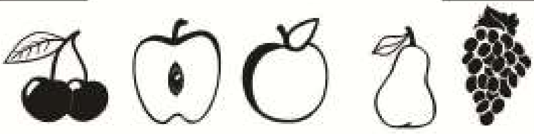

AHMAD FRUIT AGENCY

Commission & Forwarding Agents :
Asnoor, Kulgam (Kashmir)

Hqrt. Dar Fruit Co.
Kulgam
B.O. Ahmad Fruits

Mobiles : 9419049823, 9622584733, 9596285244

Love For All Hatred For None

Nasir Shah (Prop.)
Gangtok, Sikkim

Watch Sales & Service
All kind of Electronics
Export & Import Goods &
V.C.D. and C.D. Players
are available here

Near Ahmadiyya Muslim Mission
Gangtok, Sikkim
Ph.: 03592-226107, 281920

ایٹمی تابکاری سے بچنے کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

ہومیوپیتھی نسخہ

ایٹمی تابکاری کے بداثرات سے محفوظ رہنے کے لئے ہومیو پیتھک نسخہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ایٹمی تابکاری کے بداثرات سے محفوظ رہنے کے لئے حفظ ماتقدم کے طور پر درج ذیل نسخہ استعمال کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ نیز فرمایا کہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر خاص وعام کو اپنی حفظ وامان میں رکھے آمین۔

هوالشافی

بڑی عمر کے افراد کے لئے

1 Carcinosin CM
2 Radium Borm M

10 سال سے 15 سال کے بچوں کے لئے:

1 Carcinosin 1000
2 Radium Borm 1000

10 سال سے کم عمر کے بچوں کے لئے:

1 Carcinosin200
2 Radium Borm 200

پہلے ہفتہ دوائی نمبر 1 کی ایک خوراک لیں اور دوسرے ہفتہ دوائی نمبر 2 کی ایک خوراک لیں۔ پھر تیسرے ہفتہ دوائی نمبر 1 کی ایک خوراک اور چوتھے ہفتہ دوائی نمبر 2 کی ایک خوراک لیں اور اسی ترتیب سے بچے اور بڑے سب دونوں دواؤں کی تین سے چار خوراکیں لیں۔

(حفیظ احمد بھٹی۔لندن۔ہومیو پیتھک ڈیپارٹمنٹ یوکے)

10 Years Quality Service Est. 1992 Study Abroad

Study Abroad

10 Offices Across India

All Services Free of Cost

سٹڈی ابراڈ

Prosper Overseas
Is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universitites / Colleges in 9 Countries since last 10 years

Achievements

* NAFSA Member Association, USA.
* Certified Agent of the British High Commission
* Trusted Partner of Ireland High Commission
* Nearly 100% success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

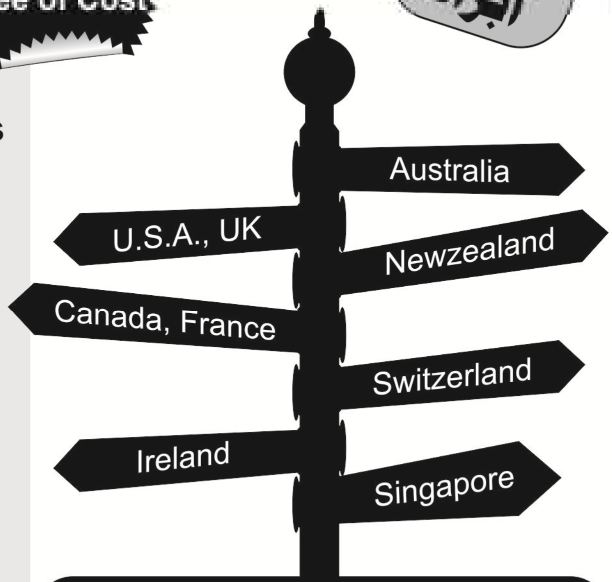

بیرون ممالک میں اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD : Naved Saigal

Website : www.prosperoverseas.com

e-mail : info@prosperoverseas.com

National helpline : 9885560884

Corporate Office
Prosper Education Pvt. Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands,Ameerpet,
Hyderabad - 500016, Andhra Pradesh, Phone : +91 40 49108888

پردہ انسانی فطرت

(ریحان احمد شیخ مربی سلسلہ شعبہ تاریخ بھارت)

دوسری قسط

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا مکتوب خواتین کے پردے کے متعلق

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے خط مورخہ ۲۳؍جنوری ۱۹۲۸ء کے جواب میں تحریر ہے کہ رائج الوقت پردہ مسلمانوں میں کئی طرح کا ہے بعض قوموں اور بعض علاقوں میں ایسا پردہ ہے کہ ڈولیوں کو بھی پردوں میں سے گزارتے ہیں۔ بعض قوموں اور بعض علاقوں میں اس سے بھی بڑھ کر پردہ یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ عورت ڈولی میں آئے اور پھر اس کا جنازہ ہی نکلے۔ یہ پردہ صریح ظلم ہے اور ان کا اثر عورتوں کی صحت، اخلاق وعلم اور دین پر بہت ہی گندہ پڑا ہے۔

قرآن کریم اور حدیث سے اس قسم کے کسی پردے کا پتہ نہیں چلتا۔ قرآن کریم سے صریح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو باہر نکلنے کی اجازت ہے۔ اگر انہیں باہر نکلنے کی اجازت نہ ہوتو غض بصر کے حکم کی بھی ضرورت نہ ہوتی۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں خود آپ کی بیویاں اور بیٹیاں باہر نکلتی تھیں۔ جنگوں پر جانا کھیتوں وغیرہ پر کام کرنے کے لئے باہر جانا حاجات بشریہ پورا کرنے کے لئے جانا علم سیکھنے سکھانے کے لئے جانا یہ نہایت ہی کثرت کے ساتھ ثابت ہے اور چھوٹی سے چھوٹی تاریخوں سے بھی اس کے لئے ثبوت ملتے ہیں۔ ہزاروں واقعات اس قسم کے پائے جاتے ہیں۔ جن میں عورتوں کا گھروں سے نکلنا ثابت ہوتا ہے۔ فطرت انسانی بھی اس بات کو تسلیم نہیں کرسکتی کہ مرد جو مضبوط ہے اسے صحت کے درست رکھنے کے لئے باہر کی آب وہوا کی ضرورت ہو۔ لیکن عورت جو فطرتاً کمزور صحت لے کر آئی ہے اسے کھلی ہوا سے محروم کردیا جائے۔ حدیثوں سے یہاں تک ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بیوی ام المومنینؓ کے ساتھ لوگوں کے سامنے مقابلۃً دوڑے اور ایک دفعہ حضرت عائشہؓ بڑھ گئیں اور ایک دفعہ حضرت نبی کریم ﷺ آگے نکل گئے اور اگر مروجہ پردے سے مراد آپ کا مذکورہ بالا پردہ ہے تو یہ پردہ نہایت ظالمانہ پردہ ہے اور اسلام اور مسلمانوں پر ایک داغ ہے جسے جس قدر جلد دور کیا جائے اتنا ہی اسلام کے لئے بہتر ہے اور مسلمانوں کے لئے بہتر ہے، ہماری نسلیں اس پردہ سے کمزور ہوگئی ہیں اور ہماری عورتیں دین ودنیا سے جاتی رہی ہیں۔ ہم غیر قوموں کا نشانہ طعن بن رہے ہیں اور دین کو لوگوں کی نظروں میں ایک قابل ہنسی چیز بنا رہے ہیں۔ ایک پردہ ہمارے ملک میں یہ ہے کہ عورتیں برقعہ پہن کر باہر نکلتی ہیں ایک گھر سے دوسرے گھر تک چلی جاتی ہیں اور اس سے زیادہ باہر نکلنے کی ان کو اجازت نہیں ہوتی۔ یہ پردہ گو اوپر کے پردوں کے برابر قابل اعتراض نہیں ہے لیکن اس سے بھی عورتوں کی ذہنی ارتقاء اور ان کی صحت کی ترقی میں ایسی مدد نہیں ملتی کہ اسے قومی ترقی کے لئے کافی سمجھا جائے۔ دوسرا ہمارا پرانا برقعہ یا تو عورت کی صحت کو برباد کرنے والا ہے یا پردے کے نام پر بے پردگی کو موجب ہوتا ہے۔ اس برقعہ میں اوپر سے لے کر نیچے تک ایک گنبد بنا چلا جاتا ہے۔ عورت کے ہاتھ بھی اندر ہوتے ہیں، اگر وہ بچے کو اٹھائے تو سر سے پاؤں تک اس کا اگلا حصہ سارے کا سارا ننگا ہوجاتا ہے اور ایک ایسا حقارت پیدا کرنے

والا نظارہ ہوتا ہے کہ ایسے پردے سے طبیعت خود بخود نفرت کرتی ہے۔اوراس سے بہتراور بہت زیادہ بہتر وہ چادر کا طریق تھا جو برقعے کی ایجاد سے پہلے تھا۔عورت اپنا کام بھی کرسکتی تھی اوراپنے آپ کو لپیٹ بھی سکتی تھی یہ برقعہ جیسا کہ میں اوپر بیان کرآیا ہوں صحت کے لئے مضراور پردے کے کام کا نہیں ہے۔

میرے نزدیک یہاں برقعہ جسے ٹرکی برقعہ کہتے ہیں پردہ کے لحاظ سے تمام برقعوں سے بہتر ہے بشرطیکہ اس میں اتنی اصلاح کر لی جائے کہ وہ جسم کے اوپر لپیٹا ہوا نہ ہو۔سیدھا کوٹ ہو جو کندھوں سے پاؤں تک آتا ہو۔ایسا کوٹ نہ ہو جو جسم کے اعضاء کو الگ الگ کر کے دکھاتا ہو۔اگراس قسم کا کپڑا جائز ہوتا تو پھر جسم کے کپڑے کافی تھے ان کے اوپر کسی کھلے کپڑے کے لینے کا قرآن مجید حکم نہ دیتا۔اس برقعہ میں یہ بھی فائدہ ہے کہ چونکہ ہاتھ کھلے ہوتے ہیں عورت سب قسم کے کام اس برقعے میں کرسکتی ہے۔اس کی مثال ایسی ہوگی جیسے ڈاکٹر آپریشن کے وقت ایک کھلا کوٹ پہن لیتا ہے۔

''پردے کا قرآن کریم نے ایک اصل بتایا ہےاوروہ ہے کہ عورت کے لئے پردہ ضروری ہے الا ماظہر منھا (یعنی سوائے اس کے جو آپ ظاہر ہو)...جو حصہ ضروریات زندگی کے لئے اورضروریات مصیبت کے لئے کھولنا پڑتا ہے بشرطیکہ وہ مصیبت جائز ہو اس کا کھولنا پردے کے حکم میں شامل ہی ہے۔لیکن جس عورت کے کام اسے مجبور نہیں کرتے کہ وہ کھلے میدانوں میں نکل کر کام کرے اس کا منہ اس کے پردے میں شامل ہے جیسا کہ حدیثوں میں صاف آتا ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں ایک عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں مجھے معلوم نہیں اس کی شکل کیسی ہے اس کا باپ شکل دکھانے سے انکار کرتا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ شادی کے لئے شکل دیکھنا جائز ہے۔جب اس شخص نے جا کرلڑکی کے باپ سے اس کا ذکر کیا تو پھر بھی اس نے اپنی ہتک سمجھتے ہوئے لڑکی کی شکل دکھانے سے انکار کیا۔لڑکی اندر بات سن رہی تھی وہ اپنا منہ ننگا کر کے باہر آ گئی اوراس نے کہا کہ جب رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ منہ دیکھ لوتو پھر ہمیں کیا انکار ہوسکتا ہے اگر ہرطرح کی عورتوں کے لئے منہ کھلا رکھنا جائز ہوتا تو یہ سوال بھی پیدا نہ ہوتا۔اسی طرح حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک دفعہ اپنی ایک بیوی کے ساتھ جن کا نام صفیہ تھا شام کے وقت گلی میں سے گزر رہے تھے آپ نے دیکھا کہ دو آدمی سامنے سے آرہے ہیں اور آپ کو کسی وجہ سے شبہ ہوا کہ ان کے دل میں شاید یہ خیال ہو کہ میرے ساتھ کوئی عورت ہے آنحضرت ﷺ نے اپنی بیوی کا چہرہ ننگا کر دیا کہ دیکھ لو یہ صفیہ ہے اگر منہ کھلا رکھنے کا حکم ہوتا تو اس قسم کے خطرہ کا کوئی احتمال نہیں ہوسکتا تھا۔اسی طرح حضرت عائشہؓ کے متعلق آتا ہے کہ جب وہ جنگ صفین میں فوج کو لڑا رہی تھیں اوران کی ہودج کی رسیوں کو کاٹ کرگرا دیا گیا تھا تو ایک خبیث الطبع خارجی نے انکے ہودج کا پردہ اٹھا کر کہا تھا کہ اوہو یہ تو سفید اور سرخ رنگ کی عورت ہے اگر رسول کریم ﷺ کی بیویوں میں منہ کھلا رکھنے کا طریق رائج ہوتا تو جب حضرت عائشہؓ ہودج میں بیٹھی فوج کو لڑوا رہی تھیں تو اس وقت وہ انہیں دیکھ چکا ہوتا اس کے لئے کوئی تعجب کی بات نہ ہوتی۔اس طرح بہت سے ایسے واقعات ملتے ہیں کہ بعض طبقات کی عورتوں کے لئے منہ کو جس قدر ہوسکے چھپانے کا ہی حکم ہے قرآن کریم کی ایک آیت بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے۔ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن یعنی اپنے سر کے رومالوں کو کھینچ کر اپنے سینوں تک لے آیا کریں۔خمار کسی چادر یا دوپٹے کا نام نہیں بلکہ اس رومال کا نام ہے جو کام کرتے وقت عورتیں سر پر رکھ لیا کرتی ہیں۔پس اس کے معنی یہ نہیں

کہ دوپٹے کے آنچل کو اپنے سینوں پر ڈال لیا کریں کیونکہ خمار کی آنچل نہیں ہوتی۔ چھوٹا ہوتا اس کے یہ معنی ہیں کہ سر سے رومال کو اتنا نیچا کرو کہ وہ سینے تک آجائے جس کے معنی یہ ہیں کہ سامنے سے آنے والے آدمی کو منہ نظر نہ آئے۔ پردے کا سوال ایک حد تک عورتوں اور مردوں کے ملنے جلنے کے ساتھ بھی تعلق رکھتا ہے۔اس کے متعلق قرآن و حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ پردے کے قواعد کو مدنظر رکھتے ہوئے عورت ہر قسم کے کاموں میں مردوں کے شریک حال ہوسکتی ہے۔وہ مردوں سے پڑھ سکتی ہے لیکچر سنا سکتی ہے،مجالس وعظ اور لیکچروں میں مردوں سے الگ ہوکر بیٹھ سکتی ہے،ضرورت کے موقعہ پر اپنی رائے بیان کرسکتی ہے اور بحث کرسکتی ہے۔ایسے امور جن میں عورتوں کا دخل ہے ان امور میں عورتوں کا مشورہ لینا بھی ضروری ہے۔

عورت حاجت کے وقت مرد کے ساتھ مل کر بیٹھ سکتی ہے جیسے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص سوار جارہا ہو اور عورت ہو تو اس عورت کو اپنے پیچھے بٹھالے۔ ہمارے ملکی رواج کے مطابق اگر کوئی شخص ایسا کرے تو شاید ساری قوم اس کا بائیکاٹ کردے۔لیکن شریعت کے احکام آج سے تیرہ سو سال پہلے مل چکے ہیں ان میں کوئی تبدیلی نہیں کر سکتا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے ماتحت میں فتویٰ دونگا کہ عورتوں کی گاڑیوں میں کوئی خطرہ ہوتو مرد عورت کو اپنے پاس مردانہ گاڑی میں بٹھالے یا عورت اکیلی مردانہ گاڑی میں جا بیٹھے جہاں وہ شریف مردوں کی موجودگی میں اپنی عزت کو بہ نسبت اکیلے کمرے میں بیٹھنے کے زیادہ محفوظ سمجھتی ہو۔ جہاں تک اس وقت لکھواتے ہوئے میرے ذہن میں مسائل آئے ہیں میں نے لکھوا دئے ہیں اگر آپ کو اور دریافت کرنے کی ضرورت ہوتو دریافت فرمائیں۔مرزا محمود احمد قادیان

(اوڑھنی والیوں کے لئے پھول صفحہ ۱۹۹ تا ۲۰۳)

...پہلے تو میں ایک ایسی بات کے متعلق مختصر طور پر کچھ نصیحت کرنا چاہتا ہوں یہاں مسجد کے باہر مجھے نظر آئی۔اگلی موٹروں کی سواریاں چونکہ اتر رہی تھیں اس لئے ہماری موٹر کو تھوڑی دیر کے لئے پیچھے کھڑا کرلیا گیا۔اس وقت موٹر میں بیٹھے بیٹھے میں نے سامنے کی طرف دیکھا تو مجھے نظر آیا کہ تین چار مستورات جمعہ کے لئے برقعہ پہنے آرہی ہیں۔لیکن ان کا منہ کا پردہ ایسے رنگ میں تھا جس کو پورا پردہ نہیں کہا جاسکتا۔ بڑی مشکل ہے کہ اس زمانہ میں پردہ کے خلاف اتنا رواج ہوچکا ہے کہ دوسری عورتیں تو الگ رہیں جو مسائل جاننے والی عورتیں ہیں ان کو سمجھانا بھی مشکل ہوجاتا ہے اور پھر حفظان صحت پر آجکل اتنا زور دیا جاتا ہے کہ اس کی آڑ میں پردہ میں بہت کچھ تخفیف کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔بعض عورتیں سانس لینے کے لئے اپنا نقاب اس طرح رکھتی ہیں کہ جس سے پورا پردہ نہیں ہوسکتا۔اور جب انہیں کچھ کہو تو ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ اسلام کا اصل منشاء گھونگھٹ ہے۔حالانکہ نقاب کی گھونگھٹ اور چادر کی گھونگھٹ میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ چادر کی گھونگھٹ منہ سے ایک بالشت کے فاصلہ پر ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس کا شیڈ چہرہ پر پڑتا ہے اور وہ دوسرے کو نظر نہیں آسکتا۔لیکن نقاب کی گھونگھٹ اول تو باریک کپڑے کی ہوتی ہے اور پھر وہ منہ کے ساتھ لگی ہوئی ہوتی ہے جس کی وجہ سے چہرہ پر اس کا شیڈ نہیں پڑتا۔لیکن خواہ تعلیم یافتہ عورتیں ایسا کریں تو غیر تعلیم یافتہ جو چیز ناپسند ہے وہ بہرحال ناپسند ہے۔اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلام میں جو اصل پردہ رائج تھا وہ گھونگھٹ تھا اور وہی اصل پردہ ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔ بہ نسبت اس پردہ کے جو آجکل ہمارے ملک میں رائج ہے زیادہ محفوظ تھا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ ہمیں گھونگھٹ نکال کر دکھایا کرتے تھے اور بتایا کرتے تھے کہ پردہ کا اصل طریق یہ ہے اگر اس طرح گھونگھٹ نکالا جائے تو لازماً موٹے کپڑے کا چہرہ پر سایہ

پڑے گا اور صحیح معنوں میں پردہ قائم رہ سکے گا۔ لیکن موجودہ نقاب کا طریق ایسا ہے جس میں پورا پردہ نہیں ہوسکتا۔ بہر حال ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اسلامی احکام پر عمل کرے اور اگر کہیں اس کے عمل میں کمزوری پائی جاتی ہو تو اس کو دور کرے۔

یہاں پھر اس سے بھی زیادہ نقص میں نے یہ دیکھا کہ ایک خاتون نے ایسا برقعہ پہنا ہوا تھا جس کی آستینیں نہیں تھیں اور اسکا بازو ننگا تھا۔ حالانکہ یہ تو ایسی بات ہے جیسے ران ننگی کر دی جائے یا لاتیں ننگی کر دی جائیں۔ چونکہ عورتوں میں اب ایرانی طرز کے برقعے کا رواج ہو رہا ہے اور اس کی آستینیں نہیں ہوتیں۔ اس لئے بعض عورتیں وہ برقعہ پہن کر آجاتی ہیں۔ حالانکہ ہاتھ کے جوڑے کے اوپر سارے کا سارا حصہ پردہ میں شامل ہے۔ بلکہ رسول کریمؐ کی ازواج مطہرات کے بیان سے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ ہاتھ اور پیر ہی پردہ میں شامل ہیں۔ چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ جب حج کے لئے رسول کریمؐ اپنے اہل بیت کے ساتھ تشریف لے جاتے اور مرد سامنے آجاتے تو آپ فرماتے اب دستانے اور جرابیں پہن لو۔ سامنے مرد آرہے ہیں۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یہ حکم ان ازواج مطہرات کے لئے تھا بہر حال اس سے تو کسی کو بھی انکار نہیں کہ ہاتھ کے جوڑ کے اوپر جو کچھ ہے سب پردہ میں شامل ہے یہ تو امید نہیں کرتا کہ تم ساری عورتوں سے پردہ کروالو گے۔ کچھ بہر حال انکار کریں گی اور یہ ایسی لڑائی ہے جو چند دن میں ختم نہیں ہو سکتی اسلئے تمہیں لمبی جد و جہد اور لمبے وعظ اور لمبی نصیحت سے کام لینا پڑے گا۔ ملّاؤں کی طرح تمہیں یہ نہیں کہتا کہ جو عورت پردہ نہیں کرتی تم ڈنڈا اٹھا کر اسکے سر پر مارو اور اسے پردہ کرنے پر مجبور کرو۔ تمہارا کام صرف سمجھانا ہے۔ جب تم سمجھاؤ گے تو ماننے والی عورتیں ماننے والے مرد بھی نکل آئیں گے اور نہ ماننے والی عورتیں اور نہ ماننے والے مرد بھی نکل آئیں گے...(اوڑھنی والیوں کے لئے پھول صفحہ ۱۵۶۔۱۵۸ حصہ دوم)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور وہی ایمان مقبول ہوتا ہے جس میں کامل فرمانبرداری اور اطاعت اختیار کی جائے اور اللہ تعالیٰ کے کسی حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے۔ صرف منہ سے اپنے آپ کو مسلمان کہتے رہنا یا ظاہر میں آکر بیعت کر لینا کلمہ شہادت پڑھ لینا خدا تعالیٰ کے حضور کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اس کا نام دین رکھنا دین سے تمسخر اور استہزاء کرنا اپنی منافقت اور بے ایمانی کا ثبوت دینا ہے۔ وہی آدمی خدا کی نگاہ میں سچا مومن سمجھا جا سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کے احکام کی اطاعت بھی کرتا ہے اور اس کی غلامی کا جوا اپنی گردن پر پوری طرح رکھتا ہے۔ اگر وہ خدا تعالیٰ کے احکام کی اطاعت نہیں کرتا تو چاہے وہ دس ہزار دفعہ کلمہ پڑھے وہ یزید کا یزید اور ابوجہل کا ابوجہل رہتا ہے۔ اور چاہے دس ہزار دفعہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کا یہ دعویٰ ایک رائی کے برابر قیمت نہیں رکھتا۔ صرف محمد مصطفیٰ ﷺ اور قرآن کریم کی کامل اطاعت اور کامل فرمانبرداری ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو سچا مومن بناتی ہے ورنہ وہ اگر دس کروڑ دفعہ بھی کلمہ پڑھ کر اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے تو وہ کذاب اور جھوٹا ہے۔

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ اسی حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ:۔

وَمَنۡ يَّبۡتَغِ غَيۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِيۡنًا فَلَنۡ يُّقۡبَلَ مِنۡهُ (آل عمران:86)

یعنی کامل فرمانبرداری اور اطاعت کے سوا اگر کوئی طریق اختیار کرے تو اسے کسی صورت میں بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔ پس صرف منہ سے مسلمان کہنا یا احمدی کہلا لینا کسی کو فائدہ نہیں دے سکتا جب تک کامل فرمانبرداری اور اطاعت کا نمونہ نہ دکھایا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

''قرآن نے پردہ کا حکم دیا ہے انہیں (احمدی مستورات کو) بہر حال

پردہ کرنا پڑے گا یا وہ جماعت کو چھوڑ دیں کیونکہ ہماری جماعت کا یہ موقف ہے کہ قرآن کریم کے کسی حکم سے تمسخر نہیں کرنے دیا جائے گا نہ زبان سے نہ عمل سے اسی پر دنیا کی ہدایت اور حفاظت کا انحصار ہے۔

(الفضل ۲۵ نومبر ۱۹۷۸ء)

ہولناک انجام سے بچو!

حضور انور نے بے پردگی کے ہولناک انجام سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:

''میں ایسی خواتین سے جو پردہ کو ضروری نہیں سمجھتیں پوچھتا ہوں کہ انہوں نے پردہ کو ترک کر کے دین محمد ﷺ کی کیا خدمت کی۔ آج بعض یہ کہتی ہیں کہ ہمیں یہاں پردہ نہ کرنے کی اجازت دی جائے پھر کہیں گی ننگ دھڑنگ سمندر میں نہانے اور ریت پر لیٹنے کی اجازت دی جائے پھر کہیں گی کہ شادی پہلے بچے جننے کی اجازت دی جائے۔ میں کہوں گا پھر تمہیں دوزخ میں جانے کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے...وہ اپنے آپ کو ٹھیک کرلیں قبل اس کے کہ خدا کا قہر نازل ہو۔

(دورہ مغرب صفحہ ۲۳۸ ناروے جماعت سے اجتماعی ملاقات)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مستورات اور احمدی عورتوں اور احمدی بچیوں کو اسلامی پردے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

''...پردہ کے سلسلے میں کچھ معمولی شکایات بھی پیدا ہوئیں کہ بعض باتوں میں انصاف سے کام نہیں لیا گیا۔لیکن جب ان بچیوں کو سمجھایا گیا تو وہ سب سمجھ گئیں۔ بات یہ ہے کہ صرف اسٹیج کے ٹکٹ سے روکا گیا تھا ناراضگی کے اظہار کے طور پر۔ یہ تو کوئی ناانصافی نہیں ہے اسٹیج تو کسی کا حق نہیں ہے۔ ناانصافی تو حق تلفی کے نتیجہ میں ہوتی ہے۔ اس لئے اگر بعض پردہ دار بچیوں کو بھی اسٹیج ٹکٹ سے محروم کر دیا گیا تو انہیں اس کا برا نہیں منانا چاہئے تھا۔ مثلاً بعض ایسی خواتین ہیں جو ایسے علاقوں سے آتی ہیں جہاں چادر کا پردہ بڑی سختی کے ساتھ رائج ہے اور اس پردے پر کوئی مسلمان اعتراض نہیں کرسکتا۔ صرف اس لئے کہ چونکہ انہوں نے برقع نہیں پہنا اگر ان کو ٹکٹ سے محروم کر دیا گیا تو یہ ایک غلطی ہوسکتی ہے۔ لیکن ناانصافی نہیں۔ کیونکہ انصاف کا معاملہ تو حقوق سے شروع ہوتا ہے۔ اسٹیج ٹکٹ تو احسان کا معاملہ ہے۔ ان کو صبر کے ساتھ برداشت کرنا چاہئے تھا کہ انتظام میں غلطی ہوگئی ہے کوئی بات نہیں اللہ تعالیٰ معاف کرے۔ ہمارا ابھی کون سا حق تھا۔ جماعت کا یہ احسان تھا کہ ہمیں ٹکٹ ملا کرتا تھا، اب احسان نہیں ہے تو ہم اس پر بھی راضی رہیں گی۔ اگر وہ یہ ردعمل دکھاتیں تو اللہ تعالیٰ ان کے درجات اور بھی بڑھا دیتا۔

اس طرح بعض اور بھی اس قسم کی مثالیں ہیں۔ لیڈی ڈاکٹر ہیں۔ مریضوں کی دیکھ بھال کرنے والی خواتین ہیں۔ اسلامی تعلیم کے مطابق ان کے پردے کا معیار نسبتاً مختلف اور نرم ہے ہاں جب وہ ان کاموں سے فارغ ہوکر اپنے گھروں کی عام زندگی میں لوٹتی ہیں تو ان کا فرض ہے کہ نسبتاً زیادہ سختی سے پردہ اختیار کریں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کام کے کپڑے اور ہوتے ہیں اور جب انسان گھر میں آکر روزمرہ کی زندگی اختیار کرتا ہے تو وہ کام کے کپڑے اتار دیتا ہے اور دوسرے کپڑے پہن لیتا ہے۔ پس اسلام میں بھی یہی طریق جاری رہنا چاہئے۔ اگر کام کے تقاضے اور کام کے کپڑے نسبتاً آپ کو نرم پردہ کرنے پر مجبور کرتے ہیں تو اسلام اس کی اجازت دیتا ہے بشرطیکہ آپ حیا کی چادر میں لپٹی ہوئی ہوں۔ لیکن اس کے بعد روزمرہ کی زندگی میں یہی طریق اختیار کرنا درست نہیں ہے۔ انگلستان اور امریکہ وغیرہ میں ہم نے دیکھا ہے کہ مزدور بالکل اور کپڑے پہن کر کام پر جاتے ہیں اور جب واپس آتے ہیں تو صاف ستھرے، کوٹ پتلون پہنے اور نکٹائی لگائے نکلتے ہیں اور پہنچانے نہیں جاتے کہ یہ وہی لوگ ہیں۔ اس لئے آپ بھی اپنے

معاشرے میں اسی قسم کی مناسب حال تبدیلیاں پیدا کیا کریں۔ پھر آپ پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔

اسی طرح بڑی عمر کی عورتیں ہیں۔ اگر وہ اس عمر سے تجاوز کر گئی ہیں جہاں ناپاک لوگوں کی گندی نظریں ان پر پڑیں تو قرآن کریم فرماتا ہے کہ ان پر کوئی حرف نہیں ہے اور نہ ہی کوئی حرج ہے۔ ایسی عورتیں اگر عام شریفانہ طریق پر چادر لے لیں جو ہمارے ہاں رائج ہے خواہ چہرہ نہ بھی ڈھکا ہوا ہو۔ تو یہ ان کے لئے جائز ہے۔ کیونکہ جس چیز کی قرآن کریم اجازت دیتا ہے اس کو دنیا میں کون روک سکتا ہے۔ اور قرآن کریم کے تقاضوں کو ہمیں بہر حال پورا کرنا چاہیے۔ اگر اسٹیج ٹکٹ کے معاملہ میں ان پر بھی کسی قدر سختی ہو گئی ہو جس کی وجہ سے ان کی دل آزاری ہوئی ہے تو انہیں حلم سے اور درگزر سے کام لینا چاہئے ویسے انتظامیہ کی طرف سے عمداً ایسا نہیں ہوا۔

لیکن آئندہ کے لئے جماعت کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ پردہ کے متعلق انفرادی طور پر ایسے فیصلوں کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ ورنہ اس کا ناجائز استعمال ہوگا اور از خود لوگ بعض اجازتیں اپنے لئے لینی شروع کر دیں گے۔ اگر اجازت کا غلط استعمال کریں گے تو پھر ہم اسی مصیبت میں مبتلا ہو جائیں گے جس مصیبت سے نکل کر آئے ہیں۔ اس لئے اس قسم کی چیزیں جماعتی انتظامیہ کے تحت ہونی چاہئیں۔ جن خواتین کو جس قسم کے اسلامی پردے کی ضرورت ہے وہ اپنے انتظامیہ کو بتائیں کہ میرے یہ حالات ہیں اور میرے متعلق قرآن کریم کا یہ حکم ہے اور میں اس کے مطابق عمل کر رہی ہوں پھر انتظام کو کوئی شکوہ نہیں ہوگا۔ لیکن بچیاں خصوصاً ایسے طبقے کی بچیاں جو ناز و نعمت میں پلی ہوتی ہیں اور جن کے لئے خطرات زیادہ ہیں ان کے بارہ میں نظام جماعت کو اجازت دیتے وقت بہت احتیاط کرنی چاہیے۔

پھر ایسی خواتین ہیں جن کو باہر تو نکلنا پڑتا ہے لیکن وہ سنگھار پٹار کر کے نکلتی ہیں۔ اب کام کا سنگھار پٹار سے کیا تعلق ہے۔ سنگھار پٹار ان کے اس فعل کو جھٹلا دیتا ہے اگر تم فلاں کام کے سلسلے میں نرم پردہ کرنے پر مجبور ہو تو کم از کم پردے کے جو دوسرے تقاضے ہیں ان کو تو پورے کرو سنگھار پٹار اور زینتوں کے ساتھ باہر نکلو اور پھر کہو کہ اسلام ہمیں اجازت دیتا ہے کہ یہاں نسبتاً نرم پردہ کر لیں یہ غلط بات ہے۔ اسلام کے نام کو غلط استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔

الغرض اس قسم کی کچھ بالکل معمولی انتظامی سختیاں تھیں جو کی گئیں لیکن بہر حال میرا یہ فیصلہ تھا کہ اگر ضرورت پڑی تو رفتہ رفتہ مزید سختی کی جائے گی اور اس سختی کے لئے سب سے پہلے میں نے اپنے آپ کو چنا۔ میرا فیصلہ تھا کہ پیشتر اس کے کہ کسی احمدی بچی کو نعوذ باللہ من ذلک بے پردگی کی وجہ سے جماعت میں سے نکالنا پڑے۔ پہلے میں اپنے دل پر سختی کروں گا ان کے لئے راتوں کو اٹھ کر روؤں گا اپنے رب کے حضور عاجزانہ عرض کرونگا اے اللہ ان بچیوں کو بچا اور مجھے توفیق دے کہ پہلے میں تنبیہ کے تقاضے پورے کروں اس کے بغیر کوئی قدم نہ اٹھاؤں نرمی، محبت اور پیار سے۔ جس طرح بھی بن پڑے میں ان کو سمجھاؤں اور واپس لانے کی کوشش کروں۔ ان کی ذمہ داریاں ان کو بتاؤں۔ جب یہ سارے تقاضے پورے ہو جائیں اور ہر قسم کی حجت تمام ہو جائے پھر تو ایسا فضل کر کہ سختی کا موقعہ پیش نہ آئے۔ یہ میرا فیصلہ تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم اور اس کے احسانات کو آدمی گن نہیں سکتا کہ اس چیز کا موقعہ ہی نہیں آنے دیا۔ احمدی عورت نے حسن اور احسان کا اتنا حیرت انگیز ردعمل دکھایا ہے کہ خدا کے فضلوں کے سامنے سر جھک جاتا ہے۔

اب میں مردوں کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ اگر ان بچیوں نے اسلام کی خاطر کچھ فیصلے اور عزم کئے ہیں تو ان کی راہ میں روک نہ

ڈالیں۔اگر انہوں نے ایسا کیا تو وہ خدا کے سامنے دوہرے طور پر جوابدہ ہونگے اور پھر وہ خود ان نتائج کے ذمہ دار ہونگے جو اسکے نتیجہ میں پیدا ہوں اور ظاہر ہوں۔

اس مختصر سی تنبیہ پر اکتفا کرتا ہوں اور سمجھنے والے سمجھیں گے کہ اگر کوئی احمدی بچی خدا کی خاطر ایک پاکیزہ عصمت والی زندگی حفاظت والی زندگی اور قناعت والی زندگی بسر کرنا چاہتی ہے، تو کسی مرد کو ہرگز اس کی راہ میں حائل نہیں ہونا چاہئے تھا۔ یہ چیز خود ان کے لئے اور ان کے گھروں کے لئے بہتر ہے۔ان کے گھروں کو جنت بنانے کے لئے ضروری ہے۔

بعض لوگ اپنی بے وقوفی کی وجہ سے اس بات کو نہیں سمجھتے۔وہ سمجھتے ہیں کہ زندگی فیشن میں ہے حالانکہ فیشن میں کوئی زندگی نہیں۔اصل زندگی تو اس فیشن میں ہے جو دین کا فیشن ہے۔اس میں نہیں ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا کہ یہ زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں۔پس زندگی کا فیشن تو ہم آنحضرت ﷺ سے سیکھیں گے نہ کہ کسی اور سے۔ایک چیز جو بعض دفعہ بچیوں کو بھی پریشان کرتی ہے اور بعض دفعہ مردوں کو بھی وہ یہ ہے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ پردہ اختیار کرنے کی وجہ سے سوسائٹی ہمیں ادنیٰ اور حقیر سمجھے گی وہ یہ کہے گی یہ اگلے وقتوں کے لوگ ہیں۔چنانچہ جن احمدی عورتوں نے اس معاملہ میں کمزوری دکھائی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مجھے یقین ہے کہ ان میں بے حیائی کا کوئی عنصر نہیں تھا۔دراصل نفسیاتی کمزوری نے اس میں ایک بہت ہولناک کردار ادا کیا ہے۔عورتیں سمجھتی ہیں کہ اگر ہم اس دنیا میں جہاں سے پردے اٹھ رہے ہیں اپنی سہیلیوں کے سامنے برقعہ پہن کر جائیں گی تو وہ کہیں گی کہ یہ اگلے وقتوں کی ہیں۔پگلی ہیں، پاگل ہوگئی ہیں یہ کوئی برقعوں کا زمانہ ہے اور یہی بات مردوں کو بھی تکلیف دیتی ہے۔حالانکہ وہ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ عزت نفس اور دوسرے کا کسی کی عزت کرنا انسان کے اپنے کردار سے پیدا ہوتا ہے۔دنیا کی نظر میں لباس کی کوئی بھی حیثیت نہیں رہتی۔اگر کوئی آدمی صاحب کردار ہو تو اس کی عزت پیدا ہوتی ہے اور یہ عزت سب سے پہلے اپنے نفس میں پیدا ہونی چاہئے۔عظمت کردار اپنے نفس سے شروع ہوتی ہے۔اور جب اپنے نفس میں عزت پیدا ہو جائے تو پھر دوسروں کی دی ہوئی عزتیں بے معنی رہ جاتی ہیں۔

بہر حال یہ ایک خطرناک رجحان ہے جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانی چاہتا ہوں۔آپ اپنے کردار کے اندر ایک عظمت پیدا کریں اور اس کا احساس پیدا کریں۔اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کا قانون از خود آپ کو آپ کے وجود کے اندر معزز بنا دے گا اور ایسے معززین کو پھر دنیا کی کوئی قطعاً کوئی پرواہ نہیں رہتی۔وہ ایک کوڑی کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ہاں دنیا ان کی پرواہ کرتی ہے۔دنیا ان کو پہلے سے زیادہ عزت دیتی ہے۔گھٹیا نظر سے نہیں دیکھتی بلکہ رفعتوں کی نظر سے دیکھتی ہے۔یہ فطرت کا ایک ایسا اٹل قانون ہے جس نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے وہ گواہ ہوگا کہ یہ قانون کبھی نہیں بدلتا۔

پس جن بچیوں کے دل میں خوف ہو ان کو یہ بات سمجھانے کی ضرورت ہے کہ آپ ایک عظیم مقصد کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔آپ نے دنیا میں ایک عظیم انقلاب برپا کرنا ہے آپ دنیا والوں سے مختلف ہیں۔اس لئے اپنی ذات میں خوش رہنے کی عادت ڈالیں چونکہ ہر کام آپ محض للہ کر رہی ہونگی اس لئے اپنے متعلق محسوس کریں کہ خدا نے آپ کو عزت بخشی ہے۔اور آپ کو ایک اکرام بخشا ہے اور اگر یہ احساس پوری طرح بیدار ہو تو یہ پردے تکلیف کی بجائے لطف کا موجب بن جاتے ہیں اور معاشرے کو ایک عجیب جنت عطا ہوتی ہے۔پس قربانی تو دراصل ہے ہی کوئی نہیں۔یہ تو نعمت ہی نعمت ہے۔اللہ تعالیٰ کا فضل اور

احسان ہے کہ اس نے ہمیں یہ نعمت پہلے بھی عطا فرمائی تھی اور اب دوبارہ اس نعمت پر پوری شان کے ساتھ قائم ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

(خطبات طاہر جلد اول صفحہ ۳۶۴۔۳۶۸)

حیا اور ظاہری پردہ دونوں کو لازم پکڑنا ضروری ہے:

آپ جانتی ہیں کہ عورت کی سب سے زیادہ حفاظت حیا کرتی ہے اس لئے عورت کی سب سے زیادہ اور سب سے بڑی دشمن بے حیائی ہے۔ پردہ ایک ظاہری شکل بھی رکھتا ہے لیکن اگر اس ظاہری پردہ کے ساتھ حیا کا پردہ نہ ہوتا تو ظاہری پردہ کی کوئی حیثیت نہیں رہتی اس کے برعکس اگر ظاہری پردہ نہ بھی ہو یعنی اس شدت کے ساتھ نہ ہو جیسا کہ توقع کی جاتی ہے اور حیا کا پردہ ہو تو ایسی عورت زیادہ محفوظ ہے۔ بعض خواتین یہ بہانہ بنا دیتی ہیں کہ ہم حیا کے پردہ کی پابند ہیں اس لئے ہمیں ظاہری پردہ کی ضرورت نہیں۔ یہ عذر بھی جھوٹا اور نامعقول ہے۔ بات یہ ہے کہ حیا کا پردہ ظاہری پردہ کے بغیر زیادہ دیر تک نہیں رہا کرتا۔ ایسی صورت میں محض حیا کا پردہ ایک نسل میں تو کچھ دیر چل جاتا ہے لیکن رفتہ رفتہ پھر مٹ جاتا ہے اور کلیتہً بے حیائی میں تبدیل ہو جاتا ہے اور وہ بے حیائی پہلے سے بڑھ کر خطرناک ہوتی ہے اس لئے ظاہری پردے اور حیا کے پردے میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح دینے کا سوال نہیں ہے۔ دونوں کو یکساں تیز رفتاری کے ساتھ آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ یکساں مضبوط قدموں کے ساتھ انہیں اپنی زندگی کے سفر میں شامل کرنے کی ضرورت ہے۔ البتہ حیا کو بہرحال یہ اہمیت حاصل ہے کہ سچی حفاظت عورت کی حیا ہی کرتی ہے۔ بایں ہمہ حیا کی حفاظت کرنے والے جو ظاہری ذرائع ہیں ان کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا حیا اور حیا کی حفاظت کرنے والے ذرائع دونوں کی اہمیت اپنی اپنی جگہ مسلّم ہے۔ یہ استثنائی صورت ہوتی ہے کہ ظاہر طور پر ایک عورت پردہ کرتی ہے مگر حیا کی کمی کی وجہ سے وہ سوسائٹی کے لئے خطرناک بن جاتی ہے ورنہ بالعموم ظاہری پردہ حیا کی حفاظت کرتا ہے۔ چنانچہ مشرقی کردار میں سب سے زیادہ پردے نے حیا کی حفاظت میں حصہ لیا ہے اس لئے اپنی حیا کی حفاظت کریں اور جس طرح بھی ممکن ہو اس کی حفاظت کریں کیونکہ حیا خود آپ کی حفاظت کرے گی ہندوستان کے مشہور شاعر اکبر الہ آبادی نے پردے کا مضمون بیان کرتے ہوئے کہا کہ ؎

حرم سرا کی حفاظت کو تیغ ہی نہ رہی
تو کام دیں گی یہ چلمن کی تیلیاں کب تک

مراد ان کی یہ تھی کہ ہماری عورتوں کی عزت اور حرمت کی حفاظت کے لئے ہمارے پاس جو تلواریں ہوا کرتی تھیں یعنی جو سیاسی قوت ہمیں نصیب تھی وہی باقی نہ رہی تو یہ چلمنوں کی تیلیاں یعنی لٹکی ہوئی چقیں ہماری عورتوں کی عزت اور حرمت کی کب تک حفاظت کر سکتی ہیں۔ یہ شعر بڑا طاقتور ہے اور شعریت کے لحاظ سے بہت بلند ہے لیکن فی الحقیقت سچائی سے عاری ہے کیونکہ امر واقعہ یہ ہے کہ عصمتوں کی حفاظتیں تیغ سے نہیں ہوا کرتیں۔ عصمتوں کی حفاظتیں حیا سے ہوا کرتی ہیں اس میں نہ چلمنیں کام آتی ہیں نہ تلواریں کام آتی ہیں جو قومیں بے حیا بننے کا فیصلہ کر لیں پھر دنیا کی کوئی طاقت ان کو بے حیائی سے روک نہیں سکتی۔ برخلاف اس کے جو قومیں حیا دار رہنے کا فیصلہ کریں ان کے پاس تلوار ہو یا نہ ہو چلمن ہو یا نہ ہو حیا ان کی حفاظت کرتی ہے۔ اسی لئے حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے حیا کا مضمون بیان کرتے ہوئے فرمایا الحیاء خیر کلہ یعنی حیا ایک ایسی انسانی خوبی ہے جو تمام تر خیر ہی خیر ہے۔ اس میں توازن کا سوال نہیں اس لئے حیا جتنی بھی زیادہ ہو بہتر ہی ہے۔ اس کا زیادہ سے زیادہ ہونا اچھا ہی اچھا ہے اس کا نقصان نہیں اس کا فائدہ ہی فائدہ ہے اس مضمون کو بھی بعض لوگ غلط سمجھتے ہیں لیکن اس وقت میں اس پہلو کو نہیں چھیڑنا چاہتا ہوں کہ حیا ایک احمدی خاتون کا

سب سے بڑا ہتھیار ہے۔آپ کی جو تقریبات ہیں وہ اس ضمن میں حیا ماپنے کا پیمانہ یا نشان بن جاتی ہیں ایک قسم کا تھرما میٹر بن جاتی ہیں۔خاص طور پر شادی بیاہ کی تقریبات کے متعلق اطلاعیں ملتی ہیں کہ یہاں کے ماحول سے متاثر ہو کر پردے کا پوری طرح لحاظ نہیں رکھا جاتا۔عورتوں کی محفل میں مرد بھی آ رہے ہوتے ہیں۔ویڈیو فلم بھی بن رہی ہوتی ہے۔غزلیں بھی پڑھی جا رہی ہوتی ہیں محفلیں بھی جم رہی ہوتی ہیں۔اس قسم کا غیر اسلامی ماحول برداشت کر کے وہ سمجھتے ہیں کہ ہم دوسروں کی نظر میں قدامت پرست شمار نہیں ہونگے ان کا انداز فکر یہ ہوتا ہے کہ ہم ہیں تو سہی کچھ قدامت پرست لیکن اتنے بھی نہیں گئے گزرے کہ اس قسم کی بے حیائیاں نہ کر سکیں۔وہ سمجھتے ہیں کہ یہ سب کچھ جائز ہے یہ طرز فکر اور طرز عمل ہرگز درست نہیں ہے۔یہ ایسے اقدامات ہیں جو رفتہ رفتہ آپ کو خطرناک مقام تک پہنچا دیں گے۔آپ یہاں احمدی معاشرے کی حفاظت کریں اور جہاں بھی معاشرتی قدریں حیا پر حملہ آور ہوں وہاں آپ حیا کی حفاظت میں سینہ سپر ہو جائیں۔

(حوّا کی بیٹیاں صفحہ ۱۰۹۔۱۱۱)

(بقیہ انشاء اللہ آئندہ)

❁❁❁

ملکی رپورٹیں

(از معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

سالانہ رپورٹ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

برائے سال 2016-17ء

اللہ تعالیٰ کے فضل اور پیارے آقا حضور انور کی راہنمائی اور دُعاوں کے طفیل مجلس ترقی کی منازل طے کر رہی ہے۔مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے تحت انڈیا بھر کی مجالس میں سال بھر منعقد ہونے والے خصوصی پروگراموں کی مختصر رپورٹ پیش ہے۔

انڈیا کی تمام مجالس کو منظم کرنے کی غرض سے وکالت تعمیل و تنفیذ لندن کی ہدایت پر جماعتی طرز پر امسال 104 اضلاع میں ضلعی قائدین کرام کی تقرری کی گئی ہے۔

اسی طرح تمام مجالس میں منظم طریق پر تربیتی، علمی و روحانی پروگراموں کے انعقاد کے لئے امسال بھی مرکز کی طرف سے سالانہ پروگرام شائع کر کے مجالس میں بھجوایا گیا۔تمام مجالس نے اس پروگرام پر عمل پیرا ہونے کی بھرپور کوشش کی ہے۔اور ہر ماہ کی کارگزاری رپورٹس کا خلاصہ سیدنا حضور انور کی خدمت اقدس میں بغرض دُعا باقاعدگی کے ساتھ بھجوایا جاتا رہا اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے محبت بھرے خطوط موصول ہوتے رہے۔سال 2017-18 کے لئے بھی تفصیلی پروگرام شائع کیا گیا ہے جو اجتماع کے بعد مجالس کو بھجوایا جائے گا۔انشاء اللہ۔دوران سال انڈیا کی تمام مجالس کو منظم کرنے کی غرض سے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی ہدایت پر 20 صوبہ جات میں مہتممین کرام سے تعلیمی، تربیتی و مالی دورے کروائے گئے۔

اسی طرح محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو بھی سیدنا حضور انور کی منظوری سے امسال صوبہ اوڈیشہ، بنگال، مہاراشٹرا، ایم پی، راجستھان، ہریانہ، پنجاب، دہلی اور جموں کشمیر کی مجالس کا تربیتی دورہ کرنے کی توفیق ملی۔جس کے نتیجہ میں مجالس میں کافی بیداری پیدا ہوئی ہے۔

انڈیا بھر کی مجالس میں دوران سال 42 ضلعی و مقامی سطح پر محترم صدر صاحب کے علاوہ مہتممین و نائب صدران کے ذریعہ قائدین و انکی مجلس عاملہ کی ریفریشر کلاسز کا انعقاد کیا گیا۔

سیدنا حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے احباب جماعت کی تربیت کے تعلق سے جو چار خصوصی اصولی ہدایات موصول ہوئی ہیں۔ ان ہدایات کی روشنی میں انڈیا کی مجالس میں تعلیم وتربیت کی پوری کوشش کی جاتی رہی۔ MTA پر جو بھی خصوصی پروگرامز نشر ہوئے۔ اس کی اطلاع قبل از وقت مجالس کو بذریعہ فون وسرکلر بھجوائی گئی اور خدام نے ان پروگرامز سے بھرپور فائدہ اُٹھایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال 120 اضلاع میں ضلعی اجتماعات کا انعقاد کیا گیا۔ اور 140 سے زائد مقامی اجتماعات منعقد ہوئے۔

انڈیا کی مجالس میں خدام کا دینی نصاب کا امتحان لیا گیا۔

گروپ (الف) میں

اول: مکرم راسخ بشیر گنائی ریشی نگر **دوئم:** مکرم شاکر شیراز گنائی ریشی نگر **سوم:** مکرم شیخ عبدالملک کڑاپلی

اسی طرح گروپ (ب) میں

اول: مکرم مدثر احمد گنائی ریشی نگر **دوئم:** مکرم وسیم احمد گنائی ریشی نگر **سوم:** مکرم شیخ مبشر احمد کڑاپلی

مقالہ نویسی خدام :- اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سلسلہ میں مجالس میں بیداری پیدا ہوئی ہے اور امسال انڈیا بھر سے خدام و اطفال کے کل 49 مقالے دفتر کو موصول ہوئے۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام کے اسماء اس طرح سے ہیں۔

(1) گروپ الف: میں (15 سال سے 25 سال)

اول: مکرم محمد کاشف خالد قادیان

خصوصی: مکرم سید وحید الدین قادیان، مکرم گوہر امین طیب پڈر ناصر آباد کشمیر، مکرم حاشر احمد قادیان، مکرم توحید احمد قادیان اور مکرم آفرید احمد قادیان

(2) گروپ ب: میں (26 سال سے 40 سال)

اول: مکرم سید کلیم احمد عجب شیر قادیان **دوئم:** مکرم ندیم احمد شریف یادگیر **سوم:** مکرم وسیم احمد عظیم قادیان اور مکرم ریحان شیخ قادیان

خصوصی: مکرم رضوان احمد قادیان، مکرم سید سعید الدین قادیان اور مکرم مرزا طاہر احمد قادیان

مقالہ نویسی اطفال میں

اول: عزیزم سید ابصار حسین کاچی گڑا حیدر آباد

نیز عزیزم غلام سدید الدین حیدر آباد، عزیزم غلام تسلیم الدین حیدر آباد، عزیزم ظہیر الدین حیدر آباد اور عزیزم عمر الیاس آسنور خصوصی انعام کے حقدار قرار پائے ہیں۔

شعبہ تبلیغ کے تحت دوران سال 850 مجالس کی طرف سے 70655 سے زائد Leaflets تقسیم کئے گئے اور 3258 مجالس میں مجلس سوال وجواب منعقد ہوئیں۔

شعبہ خدمت خلق کے تحت دوران سال 7690 غرباء و مستحقین کی مالی امداد کی گئی۔ 740 خدام کو عطیہ خون دینے کی سعادت نصیب ہوئی۔ نیز 63 میڈیکل کیمپس منعقد ہوئے۔ اسی طرح ماہ مئی میں مرکزی ہدایت پر شعبہ خدمت خلق کے تحت شہری مجالس میں ہومیوپیتھی کیمپ منعقد کرنے کی تلقین کرنے پر 26 بڑی مجالس میں ہومیوپیتھی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ اور ہزاروں لوگوں نے استفادہ کیا۔

شعبہ وقار عمل کے تحت سال بھر میں کل 2810 وقار عمل ہوئے۔ جن میں سے 515 سے زائد مثالی نوعیت کے تھے۔

گزشتہ سال مجلس شوریٰ کی سفارش پر سیدنا حضور انور نے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے رواں مالی سال 2017-2016ء کے لئے مبلغ 7589990 روپئے کے بجٹ کی منظوری مرحمت فرمائی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور خلیفہ وقت کی دُعاؤں سے 30 ستمبر 2017 تک مبلغ 70,00000 روپئے کی وصولی ہو چکی ہے۔ الحمدُ للہ علیٰ ذالک۔

مجالس میں مسابقت کی روح قائم کرنے کی غرض سے ہر سال مجالس کی کارگزاری کا موازنہ کیا جاتا ہے۔ امسال 80 مجالس کے درمیان موازنہ کیا گیا۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی 10 مجالس جن کو سیدنا حضور

انور کے مبارک دستخطوں والی سندات سے نوازا جائیگا۔

لوکل مجالس میں

اول	قادیان	**دوم**	رشی نگر
سوم	حیدرآباد	**چہارم**	یادگیر
پنجم	بھدرواہ	**ششم**	ناصرآباد
ہفتم	ماتھوٹم	**ہشتم**	چیلکرہ
نہم	چیک ایمرچھ	**دہم**	کیرنگ

ضلعی مجالس میں

اول	کالیکٹ	**دوم**	جموں
سوم	مرشدآباد	**سوم**	یادگیر
چہارم	ایسٹ گوداوری	**پنجم**	ایرناکلم

انڈیا کی مجالس کی طرف سے کی گئی کارگزاری کی یہ مختصر رپورٹ پیش کی گئی ہیں۔خصوصی نشست میں کارگزاری کی جھلکیاں بھی دکھائی جائیں گی انشاء اللہ۔اللہ تعالیٰ سے دُعا ھیکہ ہماری ان ادنیٰ کوششوں کو قبول فرمائے اور انڈیا کی جملہ مجالس کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور اعلیٰ توقعات کے مطابق خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(متین الرحمٰن)

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

#Campaign Me Too پر ایک نظر

(نیاز احمد نائک)

گزشتہ دنوں ہالی وڈ پرڈیوسر ہاروی وین سٹین کا معاملہ سامنے آیا جس میں کئی اداکاراؤں نے اس پر بلاتکار اور سیکسوئل ہراسمنٹ (Sexual Harressment) جیسے الزامات لگائے۔وین سٹین معاملے کے بعد سوشل میڈیا میں کئی اداکاراؤں اور سیلی برٹیز نے اپنے ساتھ ہوئے جنسی استحصال کے واقعہ کا ذکر کیا۔اس سلسلہ میں ٹیوٹر پر ایک کیمپین Me Too کے ہیش ٹیگ سے چلائی گئی جس میں عورتوں کی ایک بھاری تعداد نے اپنے ساتھ ہونے والے جنسی استحصال کا ذکر کیا۔اس کیمپین کی مقبولیت اس بات کی آئینہ دار ہے کہ عورت فطرتاً شرم وحیاء چاہتی کا مادہ رکھتی ہے اور عصر حاضر میں عورت کے ننگ وعریانیت،نمود ونمائش کے اظہار کے پس پردہ بہت حد تک مردوں کی جنسی خواہش کارفرما ہے۔بالخصوص مغربیت کے زیر اثر عورت ایک شوپیس کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔جس کا استحصال Male Dominated Society میں ہر سطح پر کیا جا رہا ہے۔اور Women Empowerment کے بلند بانگ دعوے عورتوں کو دام فریب دینے کے سوا کچھ نہیں ہے۔عورتوں کو تقویت اور مساویانہ حقوق دینے کی مہم کو اس کہانی سے بخوبی سمجھا جاسکتا ہے کہ کہتے ہیں ایک جنگل میں بھیڑیوں کی کثرت کی وجہ سے چرواہے نے بھیڑ بکریوں کو بند کردیا۔اس پر بھیڑیوں نے جوان کا شکار کرنا چاہتے تھے شور مچانا شروع کردیا کہ یہ بھیڑ بکریوں کے ساتھ زیادتی ہے۔بھیڑ بکری بھی ان کے فریب میں آکے بھوک ہڑتال پر چلی گئی اور چراگاہ میں آزادنہ چرنے پھرنے کی مانگ کی۔اس پر چرواہے نے ان کو چھوڑ دیا۔اور بھیڑیوں نے ان پر حملہ کر کے ان کا کام تمام کیا۔اسی قسم کی آزادی کی حامی آجکل متمدن اقوام کی عورتیں ہیں اور اسی قسم کی آزادی کے حامل ان کے ان مرد نظر آرہے ہیں جبکہ اس قسم کی آزادی کے نتائج وہ وہن سٹین جیسے کیسز کی صورت میں بھگت رہے ہیں۔

اسلامی تعلیم نہ صرف گناہ سے روکتی ہے بلکہ گناہ کے عوامل ومحرکات سے بھی مجتنب رکھتی ہے۔مرد وزن کے آزادنہ اختلاط سے قباحتوں اور برائیوں کا احتمال رہتا ہے اسلئے اسلام آزادنہ اختلاط اور بے محابا نظرے دوڑانے کا مخالف ہے۔اور جن امور سے دل ونظر کو ابتلاء پیش آسکتا ہے

ان سے بچنے کی تعلیم دیتا ہے۔ جس طرح کئی دن کے فقر و فاقہ کے شکار کتے کے سامنے چپڑی چپڑی چپاتیاں ڈالنے سے یہ باور نہیں کیا جاسکتا کہ وہ ان روٹیوں کو نہیں کھائے گا اسی طرح عورتوں کا مردوں سے آزادانہ اور تنہائی میں ملنے سے گناہ کے وقوع کو مسترد نہیں کیا جاسکتا۔ مغربی معاشرے میں مردوں کی عملی اور اخلاقی حالت اس اعلیٰ درجہ کی نہیں ہے کہ وہ اس طرح کے آزادنہ اختلاط سے بد اخلاقی کے مرتکب نہ ہوں۔

اسلام نے عورت کو معاشرے میں قدر ومنزلت بخشی ہے۔ وہ اعلیٰ روحانی مدارج پر فائز ہوسکتی ہے۔ بلکہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نصف دین حضرت عائشہؓ سے سیکھو۔ اسلامی تعلیم کے مطابق ایک صالحہ عورت دونوں جہانوں کی بہترین متاع ہے۔ اسلام نے مرد کی بہتری اور بھلائی کی کسوٹی عورت کے ساتھ حسن سلوک کو قرار دیا۔ اسلام نے عورت کو آبگینوں سے تشبیہ دیتے ہوئے ان کی حفاظت اور ان کے جذبات کا احترام کرنے کی تلقین کی ہے۔ وہ مرد کے لئے بمنزلہ لباس ہے۔ اور مرد کی راحت وتسکین کا موجب ہے۔ اسلام نے عورت کا ایک دائرہ کار مقرر کیا ہے کہ وہ قوم کے معماروں یعنی بچوں کی پرورش کی ذمہ دار ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے اسے اس کام کے لئے قویٰ اور عزم وہمت عطا کی جو کہ مردوں میں بہت حد تک مفقود ہے اور کلیۃً مفقود کہنا بھی بے جانہ ہوگا۔ عورت کو باہر کا کام کرنے اور Job Culture کا حصہ بنانے کی وجہ سے وہ کافی Stress کا شکار ہوئی ہے جس کا اعتراف کئی survey کرنے والی تنظیموں نے بھی کیا ہے۔ اسلام نے تو عورت کو گھر کا مالک بنا کر کرسی پر بٹھا دیا۔ لیکن آجکل کے متمدن کہلائے جانے والے مغربی معاشرے نے اسے روزی روٹی کے لئے سرگرداں کر دیا ہے اس پر مستزاد یہ کہ Work Places پر اس کے زیادتی کی جاتی ہے۔ اسلامی پردہ جو کہ حیاء اور پاکدامنی کا مظہر ہے، پر اعتراض کرنے والوں کے لئے ہاروی وین سٹین جیسے واقعات جائے شرم ہیں۔ اسلامی پردہ کوئی غیر فطری چیز نہیں ہے بلکہ مغرب کی عورتیں سردیوں میں جس لباس کو زیب تن کرتی ہیں وہی تقریباً اسلامی پردہ ہے۔ اسی اسلامی پردہ کو مسلمان عورتیں خدا کی رضا کی خاطر پہنتی ہیں۔ اسی حیاء دار لباس کو پہننے اور دل ونظر کو ہر ناپاک خیال اور منظر سے بچانے کے نتیجہ میں ہی ہاروی وین سٹین جیسے کیسز سے بچا جا سکتا ہے۔ آخر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاثرات سے اپنی معروضات کو ختم کرتا ہوں جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حالیہ جنسی حراسانی کے واقعات پر محترم عابد وحید خان صاحب پریس سیکریٹری کے استفسار پر ارشاد فرمائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ

''چاہیں یہ لوگ اس بات کو مانیں یہ نہ مانیں زیادتی اور جنسی طور پر ہراساں کرنے کے یہ واقعات دنیا کو اسلامی تعلیمات کی حکمت اور فضیلت دکھارہی ہے۔ کون جانتا ہے کہ نیک ارادے سے نگاہ ڈالی تھی یا برے ارادے سے لیکن اسلام نے عورتوں اور مردوں کے مابین فاصلہ رکھ کر اور پردے کے ذریعہ شک وشبہات کی گنجائش کو ختم کیا''

(ڈائری یو۔کے جلسہ سالانہ 2017 حصہ سوم مرتبہ محترم عابد وحید خان صاحب)

M/S. ALLIA EARTH MOVERS
AEM
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300, 200.
Tata Hitachi, Ex-200, Ex-70, JCB, Dozer etc.
On hire basis
KUSAMBI, SUNGRA, SALIPUR, CUTTACK - 754221
Tel. : 0671 - 2112266
Mob. : 9437078266 / 9437032266 / 9438332026 / 9437378063

جلسہ سالانہ اور ہماری ذمہ داریاں

(شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ قادیان)

آج سے ٹھیک 125 سال قبل بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے خدائی حکم کے ماتحت 27؍دسمبر 1891ء کو قادیان دارالامان میں جلسہ سالانہ کی بنیاد ڈالی اس وقت کی حاضری 75؍افراد پر مشتمل تھی۔اس کے دوسرے سال کی حاضری قریباً500 کی تھی جس میں 327؍افراد باہر سے تشریف لائے ہوئے تھے۔اس طرح ہر سال یہ تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑھتی رہی۔تقسیم ملک سے قبل یعنی 1946ء آخری سال جو جلسہ حضرت مصلح موعودؓ کے عہد مبارک میں قادیان میں منعقد ہوا تھا اس کی حاضری 39786ہزار کے قریب تھی۔(الفضل یکم جنوری 1947 صفحہ 3)

یہ جلسہ دنیوی میلوں کی طرح نہیں ہے بلکہ اس کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے تائید حقہ اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے خود رکھی ہے۔ان مقاصد عالیہ کو پورا کرنا ہم سب کی اولین ذمہ داری ہے۔اگر ہم ان اغراض و مقاصد سے اعراض کرینگے تو ہم حضرت مسیح موعود سے کئے گئے عہد بیعت کو نبھانے والے نہیں ہونگے اور جلسہ سالانہ سے منسلکہ فیوض و برکات سے مستفیض نہیں ہو نگے۔حضرت مسیح موعودؑ نے 1893 میں جلسہ سالانہ ملتوی فرما دیا تھا اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ جلسہ کے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کی کوشش نہیں کی جارہی تھی اور اس کی روح اور مغز سے اعراض کیا گیا تھا چنانچہ جلسہ سالانہ 1893ء ملتوی کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’اول یہ کہ اس جلسہ سے مدعا اور مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زُہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مواخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں۔لیکن اس پہلے جلسہ کے بعد ایسا اثر نہیں دیکھا گیا۔بلکہ خاص جلسہ کے دنوں میں ہی بعض شکایت سنی گئی کہ وہ اپنے بعض بھائیوں کی بدخوئی سے شاکی ہیں۔اور بعض اس مجمع کثیر میں اپنے اپنے آرام کے لئے دوسرے لوگوں سے کج خلقی ظاہر کرتے ہیں گویا وہ مجمع ہی ان کے لئے موجب ابتلاء ہو گیا۔اور پھر میں دیکھتا ہوں کہ جلسہ کے بعد کوئی بہت عمدہ اور نیک اثر اب تک اس جماعت کے بعض لوگوں میں ظاہر نہیں ہوا...اور جب تک یہ معلوم نہ ہو اور تجربہ شہادت نہ دے کہ اس جلسہ سے دینی فائدہ یہ ہے اور لوگوں کے چال چلن اور اخلاق پر اس کا یہ اثر ہے تب تک ایسا جلسہ صرف فضول ہی نہیں بلکہ اس علم کے بعد کہ اس اجتماع سے نتائج نیک پیدا نہیں ہوتے ایک معصیت اور طریق ضلالت اور بدعت شنیعہ ہے۔میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے بعض پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبائعین کو اکٹھا کروں۔بلکہ وہ علت غائی جس کے لئے میں حیلہ نکالتا ہوں اصلاح خلق اللہ ہے۔پھر اگر کوئی امر یا انتظام موجب اصلاح نہ ہو بلکہ موجب فساد ہو تو مخلوق میں سے میرے جیسا اس کا کوئی دشمن نہیں۔اور حیران ہوتا ہوں کہ خدایا یہ کیا حال ہے۔یہ کونسی جماعت ہے جو میرے ساتھ ہے۔نفسانی لالچوں پر کیوں ان کے دل گرے جاتے ہیں اور کیوں ایک بھائی دوسرے بھائی کو ستانا اور اس سے بلندی چاہتا ہے۔میں سچ

سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہوسکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔

خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہوکر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھالینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے۔مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں۔ بلکہ بعض میں ایسی بے تہذیبی ہے کہ اگر ایک بھائی صد سے اس کی چار پائی پر بیٹھتا ہے تو وہ سختی سے اسے اٹھانا چاہتا ہے۔اور اگر نہیں اٹھتا تو چار پائی کو الٹا دیتا ہے اور اس کو نیچے گراتا ہے۔پھر دوسرا بھی فرق نہیں کرتا۔اور وہ اس کو گندی گالیاں دیتا ہے اور تمام بخارات نکالتا ہے...میں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری جماعت میں خدا تعالیٰ کے علم اور ارادہ میں بدبخت ازلی ہے جس کے لئے یہ مقدر ہی نہیں کہ سچی پاکیزگی اور خدا ترسی اس کو حاصل ہو تو اس کو اے قادر خدا میری طرف سے بھی منحرف کر دے جیسا کہ وہ تیری طرف سے منحرف ہے اور اس کی جگہ کوئی اور لا جس کا دل نرم اور جس کی جان میں تیری طلب ہو۔اب میری یہ حالت ہے کہ بیعت کرنے والے سے ایسا ڈرتا ہوں جیسا کہ کوئی شیر سے۔اسی وجہ سے کہ میں نہیں چاہتا کہ دنیا کا کیڑا رہ کر میرے ساتھ پیوند کرے۔''

(بحوالہ شہادت القرآن صفحہ بار اول صفحہ 1 تا 5)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کے کارکنان کو نصائح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

'' شعبہ مہمان نوازی جلسے کے انتظامات کا ایک بہت اہم شعبہ ہے۔اس شعبے کے صحیح رنگ میں اور وقت پر کام باقی پروگراموں کو بھی صحیح رنگ میں چلاتے ہیں۔مہمان نوازی صرف کھانا کھلانا یا لنگر کا انتظام کرنا ہی نہیں ہے۔اس میں لنگر کا انتظام بھی ہے۔کھانا کھلانے کا انتظام بھی ہے۔سٹورتج اور سپلائی کا انتظام بھی ہے۔اگر سپلائی وغیرہ میں ذرا سا بھی فرق پڑ جائے تو کھانا پکانے کا انتظام بھی درہم برہم ہو جاتا ہے۔کھانا وقت پر نہیں بنایا جا سکتا اور پھر اس وجہ سے جلسے کے پروگرام بھی بعض دفعہ وقت پر شروع نہیں ہوتے۔پھر مہمان نوازی میں رہائش کا انتظام بھی ہے۔بستر مہیا کرنا بھی ذمہ داری ہے جو جماعتی قیام گاہوں میں ٹھہرے ہوئے ہیں صحیح طرح مہیا کیا جائے۔پھر صفائی کا انتظام بھی ہے۔اس میں عمومی صفائی بھی اور غسل خانوں کی صفائی بھی ہے۔پھر پارکنگ کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کا انتظام بھی ہے۔یہ بھی مہمان نوازی میں آتا ہے۔پارکنگ میں اگر مشکل ہو اور افراتفری ہو پھر جہاں مہمانوں کو دقت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہاں جلسے کے پروگرام بھی ڈسٹرب ہوتے ہیں۔

پس اگر مہمان نوازی کے انتظامات ٹھیک ہو تو باقی تو معمولی انتظامات ہیں خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔پس اسّی فیصد میں سمجھتا ہوں بلکہ اس سے بھی زیادہ تر جلسے کا کام تو براہ راست مہمان نوازی میں آجاتے ہیں۔پس ہر کارکن کو یاد رکھنا چاہئے کہ صرف شعبہ مہمان نوازی کا کام انہی کا نہیں جن کے مہمان نوازی کے بیج لگے ہوئے ہیں بلکہ تقریباً ہر شعبہ ہی مہمان نوازی کا شعبہ ہے اور مہمان کے لئے سہولت مہیا کرنا اور اس کی عزت اور احترام کرنا اور اسے ہر تکلیف سے بچانا ہر کارکن کا فرض ہے۔'' (الفضل 4 ستمبر 2015ء صفحہ 14)

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ'' سکیننگ (scanning) کی صورت زیادہ سے زیادہ بہتر بنانے کی کوشش کی جائے لیکن اگر وقت پر کوئی دقت بھی ہو تو برداشت کریں اور وہاں بھی گیٹوں میں داخل ہونے سے پہلے انتظامیہ سے بھرپور تعاون

کریں۔ یہ سیکیورٹی کے لئے بھی ضروری ہے اور آپ کی آسانی کے لئے بھی ضروری ہے کہ اس طرح تعاون کی وجہ سے پھر جلدی سے جلدی گزر سکیں گے۔''(بحوالہ الفضل 17 ستمبر 2015ء صفحہ 7)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں جلسہ سالانہ کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

❁❁❁

مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت برائے سال 18-2017ء

عہدہ	نام
نائب صدر اول	مکرم ایس ایم بشیر الدین صاحب
نائب صدر دوم	مکرم اظہر احمد خادم صاحب
نائب صدر برائے ساؤتھ انڈیا	مکرم میر اعظم زکریا صاحب آف شموگہ
نائب صدر برائے ایسٹ انڈیا	مکرم محمد سفارت صاحب آف اڈیشہ
معتمد	مکرم متین الرحمٰن صاحب
مہتمم خدمت خلق	مکرم رفیق احمد قمر صاحب
مہتمم تعلیم	مکرم کے این محمد شفیق صاحب
مہتمم تربیت	مکرم محمد شریف کوثر صاحب
مہتمم تربیت نومبائعین	مکرم اسد فرحان صاحب
مہتمم مال	مکرم شمیم احمد غوری صاحب
مہتمم عمومی	مکرم چوہدری ناصر محمود صاحب
ایڈیشنل مہتمم عمومی	مکرم نوید احمد فضل صاحب
مہتمم صحت جسمانی	مکرم عطاء المومن صاحب
مہتمم وقار عمل	مکرم زبیر احمد طاہر صاحب
مہتمم صنعت وتجارت	مکرم شیخ فرید احمد صاحب
مہتمم تحریک جدید	مکرم سید زبیر احمد صاحب
مہتمم اطفال	مکرم تبریز احمد سلیچہ صاحب
مہتمم تبلیغ	مکرم طیب احمد خادم صاحب
مہتمم تجنید	مکرم محمد صادق داؤد صاحب
مہتمم اشاعت	مکرم سید عبد الہادی صاحب
مہتمم مقامی	مکرم محمد نصر غوری صاحب
مہتمم امور طلباء	مکرم کے اے منصور احمد صاحب
محاسب	مکرم مامون الرشید تبریز صاحب
معاون صدر برائے وقف نو	مکرم محمد طاہر صاحب
معاون صدر	مکرم مرید احمد ڈار صاحب
معاون صدر	مکرم فلاح الدین قمر صاحب

خاکسار

(کے طارق احمد)

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

❁❁❁

اطفال کے صفحات
(از مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

(آئیں اردو سیکھیں)

الف

ا+ب+ت+د+ا+ء=ابتداء	ا+پ+ن+ا=اپنا
ا+س+ل+م=اسلم	ا+ب+ل+ا=اُبلا
ا+ت+ر+ن+ا=اترنا	ا+گ+ن+ا=اُگنا

ب

ب+ا+ت=بات	ب+ا+پ=باپ
ب+ا+د+ش+ا+ہ=بادشاہ	ب+ا+ز+ا+ر=بازار
ب+ج+ل+ی=بجلی	ب+ا+ہ+ر=باہر

ت

ت+و+ب+ہ=توبہ	ت+ح+ف+ہ=تحفہ
ت+ا+ر=تار	ت+ا+ل+ا+ب=تالاب
ت+ا+ل+ا=تالا	ت+ل+و+ا+ر=تلوار

پ

پ+ا+ک=پاک	پ+ا+پ=پاپ
پ+ا+ن+ی=پانی	پ+ا+ر+ہ=پارہ
پ+ا+ک+ٹ=پاکٹ	پ+و+ت+ا=پوتا

ٹ

ٹ+و+پ+ی=ٹوپی	ٹ+ا+ن+گ=ٹانگ
ٹ+و+ک+ر+ی=ٹوکری	ٹ+ا+ل+ن+ا=ٹالنا
ٹ+ک+ٹ=ٹکٹ	ٹ+م+ا+ٹ+ر=ٹماٹر

کوئز اطفال

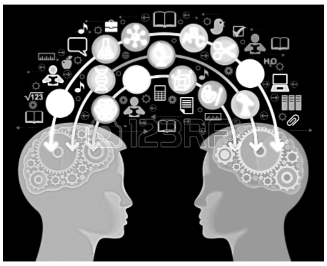

مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے علم میں اضافہ کے لئے سوالوں کا سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے۔ جو اطفال ان سوالات کے صحیح جواب ارسال کریں گے ان کے اسماء مع جواب اگلے شمارہ میں شائع کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ سوالات کے جوابات بذریعہ E-mail بھجوائیں یا پھر ایڈیٹر مشکوٰۃ کے نمبر پر Whatsapp کے ذریعہ بھی بھجوا سکتے ہیں۔ معلومات ذیل میں درج ہے:

درجہ ذیل سوالات کے جواب اگلے شمارے میں صحیح جواب دینے والے اطفال کے ناموں کے ساتھ شائع کئے جائیں گے۔

سوال: قرآن کریم میں آنحضرت ﷺ کا اسم مبارک کتنی دفعہ آیا ہے؟ اور کس کس مقام میں آیا؟

سوال: قرآن کریم میں کس صحابی کا نام آیا ہے؟ سورۃ کا نام بھی بتائیں۔

سوال: قرآن کریم کتنے عرصہ میں نازل ہوا؟

سوال: آنحضرت ﷺ پر پہلی وحی کہاں نازل ہوئی؟ اور آپؐ نے دعویٰ نبوت کب فرمایا؟۔

سوال: آنحضرت ﷺ نے نبوت کے دعویٰ کے بعد کتنی عمر پائی؟

گذشتہ شمارہ کے سوالوں کے صحیح جوابات

جواب ۱: ذاتی نام اللہ ہے۔ جو خوبیوں کا جامع اور نقائص سے پاک۔

جواب ۲: کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج

جواب ۳: مسجد بیت الفتوح لندن۔

جواب ۴: www.alislam.org

جواب ۵: حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام۔

صحیح جوابات دینے والے اطفال کے اسماء درج ذیل ہیں:

(1) عزیزم دبیر احمد شمیم ابن مکرم سفیر احمد شمیم صاحب آف قادیان

(2) عزیزم مسرور احمد شاہ ابن مکرم مظفر احمد شاہ صاحب آف رشی نگر کشمیر

(3) عزیزم حفیظ الدین غوری ابن مکرم نصیر الدین غوری

❁❁❁

+91-9779454423
mishkat_qadian@yahoo.com